SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, April 28, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یسئلونک عن الخمر والمیسر- قل فیھمآ اثم کبیر و منافع
للنّاس واثمھمآ اکبر من نفعھما- ویسئلونک ماذا ینفقون-
قل العفو- کذٰلک یبین اللہ لکم الاٰیٰت لعلکم تتفکرون O

ترجمہ: اے پیغمبر لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں کہدو کہ ان میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کونسا مال خرچ کریں کہدو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تا کہ تم سوچو۔

FATEHA

جناب چیئرمین: جی پہلے فاتحہ پڑھ لیں انور زاہد صاحب کے لئے' ان کا انتقال ہو گیا ہے۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

سید اقبال حیدر: ڈاکٹر منیر احمد خان بھی فوت ہو گئے ہیں' ان کی بھی بہت خدمات تھیں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل صحیح ہے۔ فاتحہ خوانی فرما دیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

Mr. Chairman: Now, Mr. Akram Zaki will not be here for a few days, he was on the Panel of Presiding Officers. So, on his place I nominate Mr. Muhammad Anwar Bhinder to be on the Panel of Presiding Officers for this session. Yes, Syed Iqbal Haider on a point of order.

Syed Iqbal Haider: Sir, may I draw your kind attention to Rule 22 relating to Private Member's Day. Sir, Rule 22 provides:

> "that on Monday Private Members' Business shall have precedence" and it goes with the proviso that, "provided that if any Monday is a holiday and no sitting is held on that day, Private Members' business shall have precedence on the next working day".

That means Wednesday, today in our case. Then it is the Rule 38, sir, it provides under the proviso that, "provided that there shall be no question hour on Monday."

Sir, my humble submission is that according to the spirit of these two rules, the Question Hour should not be conducted on Private Members' Day and today being the Private Members' Day, all these questions should be deferred to next working day or next rota day because the spirit provides that the Question

Hour should not be on that day.

جناب چیئرمین: جی آپ کی بات بالکل صحیح ہے - Spirit یہی ہے کہ Private Members' Day کو نہیں ہونا چاہیئے لیکن دقت یہ ہے کہ رولز میں لکھا ہوا ہے تو why don't you move an amendment to rules and we will take it up. میں اس کا جتنا بھی نوٹس لوں، میں suspend کر سکتا ہوں، میں کر دیتا ہوں، کل پرسوں اس کو take up کر لیں گے۔

سید اقبال حیدر: جناب والا! اگر وزیر صاحب agree کرتے ہیں تو all that we need to amend in Rule 38 is that instead of reading Monday, we call it on a Private Members' Day. So, if the Minister for Parliamentary Affairs and the Leader of the House is willing, we can seek the suspension of the rules jointly.

جناب چیئرمین: سارا کام زبانی کلامی نہیں ہوتا۔

سید اقبال حیدر: زبانی نہیں ہے، ایک لفظ کا ہے instead of Monday, it should be read Private Members' Day.

جناب چیئرمین: نہیں، اس کو آپ باقاعدہ move کر دیں because rules کی amendment کا ذرا procedure ہوتا ہے۔

سید اقبال حیدر: چلیں میں بنا دیتا ہوں، اگر writing کی بھی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: وہ کر دیں تو we will take it up on the earliest possible opportunity, آپ کی بات صحیح ہے، spirit یہی ہے۔

سید اقبال حیدر: لیکن آج جناب اس کو defer کر دیں، آج تو اس کو defer ہونا چاہیئے - Sir, we have lot of business, I request today چوہدری صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں defer تو نہیں، it is upto the Government کہ کیا کہتے ہیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب والا! جہاں تک رولز کا تعلق ہے، وہاں چونکہ لفظ "Monday" ہے اور میرے خیال میں رولز کو ہم زیادہ نرمی سے ہی لیتے ہیں، رولز کے حصوں کو تو ہم نہیں نکال سکتے کہ Monday کا لفظ دیا گیا ہے اور ہم اس کو کہیں کہ Monday کا مطلب Monday

نہیں ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ چونکہ اس وقت Minister بھی موجود ہیں' وہ تیاری کر کے آئے ہیں' سوالات ہوں گے' جوابات ہوں گے۔ اس کے بعد باقی سارا دن ہے ' اس میں take up کر لیں' شام کا وقت ہے' اگر وہ اس کو زیادہ وقت دینا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال آپ amendment دے دیں' آپ کی بات صحیح ہے۔

سید اقبال حیدر: جناب میں writing میں دے دیتا ہوں' بہرحال چوہدری شجاعت صاحب کے سوالات ہیں اور وہ موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی' جی جناب عالی صاحب۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب والا! قرآن پاک کی آیات کریمہ تلاوت کی گئیں ' ان میں ایک آیت میں بہت ہی اہم لفظ آیا ہے جو پورے ملک کی سماجی اور معاشی صورتحال کا عکاس ہے ' اس میں ایک لفظ آیا ہے "قل العفو ' آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا دیں تو کہہ دیجئے کہ ضرورت سے زیادہ"۔ گیارہ تفاسیر میں نے دیکھی ہیں اس موضوع پر' لکھا بھی ہے ان پر کہ ضرورت سے زیادہ۔ تو جناب والا! کیا یہ موضوع ایسا نہیں ہے کہ آپ کی اور حکومت کی اجازت سے ایک دن اس پر بحث کے لئے رکھ دیا جائے۔ اس تفسیر کے حوالے سے۔ راجہ صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی میں نے پہلے جو dates fix کی ہیں وہ ضرورت سے زیادہ کی ہیں۔ یعنی عام طور پر debate تین دن ہوتی ہے' ہم نے چھ دن رکھے ہیں۔

جناب جمیل الدین عالی: جناب والا! یہ جو لفظ ہے اور یہ جو حکم ہے' حکم الہیٰ' یہ پوری زندگی کو اپنے احاطے میں لیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان بالا ہے۔ تو کیا آپ کوئی دن مقرر فرما دیں گے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جی سوال نمبر 87۔

87. ***Syed Aqil Shah:** Will the the Minister for Defence be pleased to state where there is any proposal under consideration of the government to build an airport at Mansehra?

Minister for Defence: The establishment of an airport at Mansehra is under consideration of the Government. A suitable site for the airport has already been identified.

جناب چیئر مین: جی ضمنی سوال، جی فرمایئے ملک رؤف صاحب۔

ملک عبدالرؤف: جناب والا! جواب میں کہا گیا ہے کہ ہوائی اڈے کے لئے موزوں جگہ کی پہلے سے نشاندہی کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مانسہرہ یا سوات کے علاقے میں یا ہری پور کے علاقے میں کہاں نشاندہی کی گئی ہے۔

Mr. Chairman : Minister for Defence.

جناب گوہر ایوب خان: یہ مانسہرہ میں کی گئی تھی اور یہ بڑی ایگریکلچرل لینڈ ہے اور یہ بہت مہنگی زمین ہے اور naturally اس کی قیمت بڑھے گی۔ تین اور sites provincial government نے locate کرنے کی کوشش کی اس علاقے میں لیکن وہ جہاز کے لیے موزوں نہیں تھیں Civil Aviation Authority نے ان کو reject کر دیا۔ موجودہ جو location ہے اس پر وزیر اعظم نے 1992 میں go ahead دیا تھا اور سروے وغیرہ ہو چکا ہے اور صوبائی گورنمنٹ نے بھی اس کو منظور کیا ہے۔ اس وقت 1992 یا 1993 سے لے کر آج تک escalation ہو کے زمین کی قیمت 1.4 ارب کے لگ بھگ ہو گئی ہے اور Civil Aviation Authority کے پاس اتنے پیسے نہیں۔ انہوں نے صوبائی گورنمنٹ سے کہا ہے کہ آپ مرکزی حکومت سے پیسے لیں اور چیف منسٹر این ڈبلیو ایف پی سے پیسے لیں۔ چیف منسٹر این ڈبلیو ایف پی نے مارچ 1998 میں کہا تھا کہ میٹنگ ہو گی اور ابھی میٹنگ نہیں ہوئی ہے۔ جب بھی ہو گی تو دیکھا جائے گا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئر مین: جی ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ بلوچستان میں تربت ایئر پورٹ پاکستان میں چوتھے نمبر پر ہے flights کے حوالے سے۔ بہت flights ہیں وہاں پر۔ فوکر جہاز کا مسئلہ ہے اور مسافر بھی بے پناہ ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ کیا وہاں پر بوئنگ فلائٹس چلائیں گے تاکہ international flights بھی وہاں آ سکیں۔ جناب 1960 سے اس پر فوکر جہاز ہی چل

رہے ہیں جو passengers کے لئے یہ ناکافی ہیں۔

Mr. Chairman : Does it arise from this question? Do you want to answer?

Mr. Gohar Ayub Khan : Sir, I can club both of them.

تربت کا بھی سوال ہے بلیدی صاحب کا اور یہ مانسہرے کا بھی ہے۔ دونوں اکٹھے کرلیں شاید اس پہ زیادہ supplementary ہوں۔

Mr. Chairman: Separate question?

Mr. Gohar Ayub Khan : Yes Sir, separate question.

جناب چیئرمین: پہلے اس سوال پہ آئیں تو پھر ہو گا۔

جناب گوہر ایوب خان: ٹھیک ہے جی سوال نمبر 100۔

Mr. Chairman: Any other question? OK. Next 88 Nisar Muhammad Khan Sahib.

88. * Mr. Nisar Muhammad Khan: Will the Minister for Railways be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to lay a railway line between Peshawar and Kohat and to design the Kohat tunnel is such a manner that railway line can be laid through the tunnel?

Minister for Railways: There is no such proposal under consideration.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Habib Jalib Sahib on 88.

جناب حبیب جالب بلوچ: اس connection میں میں نے پچھلی مرتبہ بھی question raise کیا تھا گو یہ اس سوال سے نہیں raise ہوتا لیکن اس کا connection ہے کافی حد تک۔

جناب چیئرمین: connection پہلے بتا دیں ناں۔

جناب حبیب جالب بلوچ: کوئٹہ سے سرنگ پچیس کلومیٹر جو 1952 میں ایک دفعہ منظور کی تھی اور اس کے بعد 1965 میں بھی ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں ہاؤس کے فلور پہ یہ کہا گیا تھا کہ ہم ریلوے کو دوبارہ دیکھیں گے۔ کیا وہ assurance valid رہے گا؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! آپ یہ ملاحظہ فرمائیں کہ پشاور اور کوہاٹ پہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ Next Question 89۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب یہ ریلوے کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں ریلوے کا نہیں۔ یہاں پشاور اور کوہاٹ کے درمیان ہی ریلوے کا مسئلہ ہے۔ ریلوے کا تو بہت بڑا نظام ہے۔

سید محمد جواد ہادی: جناب سپلیمنٹری۔

جناب چیئرمین: 88 پہ جی؟ جی فرمائیے۔

سید محمد جواد ہادی: جناب میں وزیر موصوف سے ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کوہاٹ ٹنل پہ۔ ہر گورنمنٹ کہتی ہے کہ اس پہ جلد کام شروع ہونے والا ہے۔ اور یہ بہت اہم ہے۔ اس پہ کافی جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے۔ کیا حکومت اس سال اس ٹنل پہ کام شروع کرے گی؟

جناب چیئرمین: جی وزیر ریلوے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب یہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔ اس پہ 1972 میں سروے کیا گیا تھا اور سروے کے مطابق یہ financially feasible نہیں ہے۔ اخراجات بہت زیادہ ہیں اور انکم بہت کم ہے اور پہلے اخراجات 95.75 ملین تھے اور return تھا 0.71% ۔ اب تو وہ لاگت بڑھ کے شاید 264 ملین سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ financially یہ feasible نہیں ہے، ریلوے اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ اتنی رقم لگا سکے۔

سید محمد جواد ہادی: ایک سوال میں حکومت نے یہ جواب دیا تھا کہ اس سال اس پہ کام شروع ہو گا اور ابھی فرما رہے ہیں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو: میرے پاس جو ریکارڈ ہے اور جو مجھے brief کیا گیا ہے اس کے مطابق یہی ہے کہ there is no such proposal under consideration اور میں آپ کو تفصیل یہ بتا رہا ہوں کہ 1972 کے سروے کے مطابق یہ financially feasible نہیں پائی گئی تھی اور یہ اس لیے نہیں بنائی جا سکی۔

سید محمد جواد ہادی: جناب اخبارات میں کئی مرتبہ یہ بات آئی ہے کہ اس سال یہ کام شروع ہو رہا ہے۔ اور اس ہاؤس میں بھی وزیر صاحب نے یہ کہا تھا کہ اس سال یہ کام شروع ہو رہا ہے اور ابھی فرما رہے ہیں کہ feasible نہیں ہے۔

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب میں اس سلسلے میں پتہ کروں گا۔ اگر انہوں نے کہا ہے تو دوبارہ چیک کر لیتے ہیں۔ ویسے پوزیشن factual یہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی دوبارہ پتا کر لیں۔ Question No. 89 آفتاب احمد شیخ صاحب۔

89. * Mr. Aftab Ahmad Sheikh: Will the Minister for Interior and Norcotics Constrol be pleased to state:

(a) whether it is a fact that fishery department has recently awarded contract of Rawal Lake in thirty five and half lacks for the period of three years; and

(b) whether it is also a fact that prior to this, the contract of Rawal Lake was awarded for the period of six months in twenty seven lacks, if so, the reasons for awarding the present contract on such a low rate as compared to the last one?

Ch. Shujat Hussain: (a) Yes. The contract was awarded for a sum of Rs.35,60,000/-.

(b) Yes. The contract for fishing rights of Rawal Lake with effect from 29-9-96 was awarded for a sum of Rs. 27,00,000/- for a period of six months and continued only from 29-9-96 to 01-12-96. However, the contractor himself

discovered that the contract would cause huge loss to him, he, therefore, made concerted efforts to escape from the non-profitable contract by with holding the due payment and indulging in litigation. He had only deposited Rs. 6,75,000/- i.e. 25% of the bid amount as first instalment and thus failed to deposit the remainingamount i.e. Rs. 20,25,000/- within the stipulated period of two months. The conduct of the contractor forced the administration to discontinue the angling activities of the contractor with effect from 01-12-96, after a period of two months.

In the past the department was responsible for stocking seed fish but the present contract envisages stocking of seed fish by the contractor.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب یہ contract پہلے چھے مہینے کے لئے 27 لاکھ میں گیا تھا۔ اب یہ تین سال کے لئے 35 لاکھ میں گیا ہے' اب 35 لاکھ ساٹھ ہزار میں گیا ہے یعنی پہلے چھ مہینے کے لئے 27 لاکھ میں گیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ تو اب 27 لاکھ کے حساب سے تین لاکھ کا اندازہ لگایا جائے تو پہلے rate کے حساب سے ایک کروڑ باسٹھ لاکھ روپے بنتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا contract کا------

(مداخلت)

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جی جناب والا! اشتہار چھپا تھا لیکن اس شخص نے 27 لینے کے بعد فوری ہی اس کو avoid کرنا شروع کر دیا اور چھ لاکھ کچھ روپیہ جمع کرایا اور باقی اس نے جمع نہیں کرائے' investigation میں چلا گیا اور اس صورت میں معاملہ خراب ہوا تو وہ عملی طور پر possible نہیں تھا اسی وجہ سے باقی جگہوں پر کم ہوا ہے۔ تو اس میں صورت یہ تھی کہ پہلے 82-1981 میں 4 لاکھ میں گیا۔ پھر 83-82 میں دو لاکھ میں گیا پھر 4 میں گیا پھر چھ مہینے کے لئے 17 میں گیا پھر یہ 27 میں گیا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اس کی reserve bid کیا تھی۔

جناب چیئرمین۔ یہ فرما رہے ہیں کہ reserve bid کیا تھی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! عرض یہ ہے کہ اس نے 27 لاکھ میں لے لیا لیکن اس نے پیسے جمع کرانے تھے نہیں کرائے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نئے contractor کی بات کر رہا ہوں جو تین سال والا ہے، تین سال والے کی reserve bid کیا تھی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ہاں جی جناب اس کے لئے باقاعدہ auction ہوئی ہے اور ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میرا simple سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ، ایک منٹ جی، جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی مجھے عرض کرنے کا موقع تو دیں۔

جناب چیئرمین۔ جواب تو سن لیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ وہاں جو situation ہوتی ہے جناب پہلے یہ جو پونگ اور جو بچے وغیرہ ڈالتے تھے وہ محکمہ کرتا تھا۔ اب وہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جواب دینے دیں اگر آپ satisfy نہیں ہوئے تو دوبارہ پوچھ لیں گے۔ جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ auction, open auction میں ہوا ہے اور اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی نے یہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو اس کا reserve bid کیا ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب reserve کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب کوئی contract auction نہیں ہو سکتا جب تک اس کی bottom line, reserve bid fix نہ کی جائے کہ یہ اس کے نیچے نہیں جائے گا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میرے پاس نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ لیکن آخر مچھلی کا معاملہ ہے you know۔ تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ یہ جو price 35 لاکھ روپے ہیں یہ پانچ سو ٹن مچھلی کے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ہاں جی۔

جناب تاج حیدر۔ پانچ سو ٹن مچھلی کے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب تاج حیدر۔ یعنی سوا سو ٹن ہر سال یہاں سے نکالی جائے گی۔ کیا Minister صاحب بتائیں گے جو اس کے اندر stocking کی گئی ہے مطلب ہے پہلے fisheries کرتی تھی اب وہ contractor کر رہا ہے۔ وہ contractor کون سی مچھلی کی stocking کر رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مچھلی کتنے دن میں اپنے پورے weight میں یعنی پانچ کلو تک پہنچے گی۔ تیسرا یہ کہ کتنی تعداد اس کے اندر وہ contractor ڈال رہا ہے۔ جناب یہ سیدھی سی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Parliamentary Affairs۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! اعلیٰ computer کے اتنے حساب کی بات ہے کہ اگر یہ fresh notice دیں تو میں انشاء اللہ اس کے مطابق جواب دوں گا۔

جناب تاج حیدر۔ میں آپ کو fish farm پہ لے جاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب پوچھ رہے ہیں، راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب تاج حیدر صاحب کا سوال نامناسب تھا، ہمارے Minister for Parliamentary Affairs کوئی مچھیرے تو نہیں ہیں کہ یہ بیٹھ کر وہ تفصیل بتائیں گے۔ اچھا دوسرا میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ یہ جو contract کم میں دیا ہے تو کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ مچھلیوں نے family planning کر رکھی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Parliamentary Affairs۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ نہیں جناب! family planning تو نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ مچھلیوں کے بارے میں کیسے بتا سکتے ہیں۔ انہوں نے کی یا

نہیں کی، آپ کیا جا سکتے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی میرے خیال میں مچھلی کے بارے میں کوئی family planning کی تجویز نہیں ہے۔ انسانوں کے بارے میں ہے۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Supplementary sir.

جناب چیئرمین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس سوال میں بھی اور ویسے بھی دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر جب کسی auction کو frustrate کرنا ہو تو 20% ضبط کرا دیا جاتا ہے اور سرکاری محکموں میں یہ ایک رواج چل نکلا ہے، ایک bid دی 20% ضبط کرایا اس کے بعد وہ bid ختم ہو گئی اور پھر جو محکمے ہیں اور ministries ہیں وہ پھر نئے سرے سے تلاش کرنا شروع کر دیتی ہیں اور bids کرنا شروع کر دیتی ہیں جس سے محکمے کو یا ministries کو losses پہنچتے ہیں۔ ان losses کے لئے حکومت کی کیا سوچ ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ کیا وہ losses جو اس contractor کے اس فعل کی وجہ سے ہوتے ہیں ان کے سدباب کے لئے حکومت کچھ سوچ رہی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ وہ تو جناب والا! شرائط میں دیا ہوتا ہے کہ جس contractor کے کسی failure کی وجہ سے حکومت کو نقصان ہو تو وہ اسے دینا ہوتا ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ جو چیزیں فاضل ممبر نے point out کی ہیں ان کو زیادہ سے زیادہ روکا جائے لیکن human affairs ہیں، کہیں نہ کہیں لوگ کچھ غلطیاں کر جاتے ہیں تو ان کا سدباب کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ ان کے ارشاد کے مطابق ہم مزید کوشش کریں گے کہ ایسی صورت پیدا نہ ہو۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! کم از کم میرے علم کے مطابق حکومت نے کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا کہ ہمیں اتنے damages ہوئے ہیں۔ مجھے ایک کیس وزیر موصوف بتائیں کہ کسی وزارت نے یہ دعویٰ دائر کیا ہو کسی ٹھیکیدار کے خلاف۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! litigation میں جانا زیادہ مہنگا پڑتا ہے بمقابلہ ان کو جرمانہ کرنے کے۔ اگر litigation میں جائیں تو کئی بار نقصان بھی ہو جاتا ہے اور کام بھی رک جاتا ہے۔

جناب چیئرمین - سوال نمبر 91-

91. * Mr. Anwar Kamal Khan Marwat: Will the Minister for Kashmir Affairs and Northern Affairs States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the number of Afghan refugees repatriated so far; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to facilitate and repatriable the remaining Afghan refugees, if so, when?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majeed Malik: (a) The number of Afgan refugees repatriated from NWFP and Balochistan, upto 31st March, 1991 is as under:

NWFP	1,589,077
Balochistan	499,808
Total:	2,088,885

(b) Efforts are underway in collaboration with NGOs and the Government of Afghanistan for repatriation of Afghan refugees.

جناب چیئرمین- کوئی ضمنی سوال؟

جناب انور کمال مروت- جناب والا ! last time بھی میں نے ان سے یہ سوال پوچھا تھا اور ان کا جواب یہ تھا کہ تقریباً 1.1 ملین افغان مہاجرین میں سے 1.5 ملین افغان مہاجرین repatriate کر گئے ہیں- جناب والا! اب دیکھیں کہ ان کے کہنے کے مطابق تقریباً 20 لاکھ افغان مہاجرین واپس جا چکے ہیں لیکن کیا یہ بتائیں گے کہ کتنے افغان مہاجرین اس وقت صوبہ سرحد ، بلوچستان ، پنجاب یا ملک کے مختلف حصوں میں موجود ہیں-

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک- جناب والا! افغان مہاجرین کی تاریخ سب کو پتہ ہی ہے کہ ہمارے پاس highest number of refugees in 1992 تھے جو 3.5 million سے کچھ

زیادہ تھے ۔اس کے بعد repatriation شروع ہوئی اور اب تک تقریباً بیس لاکھ کے لگ بھگ افغان مہاجرین واپس چلے گئے ہیں ۔ ابھی پاکستان میں تین صوبوں میں افغان مہاجرین موجود ہیں ۔ اکثریت صوبہ سرحد اور بلوچستان میں ہے اور ایک کیمپ پنجاب میں ہے ۔ یہ یاد رہے کہ ہمارے پاس مہاجرین کی رجسٹریشن کیمپس کے اندر ہے لیکن سب کو پتہ ہے کہ بہت سارے لوگ بارڈر کراس کر کے بھی آتے ہیں اور پھر ملک کے اندر جگہ جگہ موجود ہیں ۔ رجسٹرڈ افغان مہاجرین کی تفصیل یہ ہے ۔ صوبہ سرحد کے settled districts میں دس کیمپوں میں افغان مہاجرین کی تعداد 8 71, 063 ہے ۔ قبائل ایجنسیز میں , 111,000 افغان مہاجرین ہیں۔ بلوچستان میں 3, 31000 اور پنجاب میں میانوالی میں ایک ہی کیمپ ہے جس میں ایک لاکھ بتیس ہزار ہیں ۔ اس وقت ٹوٹل 15, 71,000 رجسٹرڈ مہاجرین پاکستان میں موجود ہیں ۔

سید عاقل شاہ۔جناب والا! انور کمال صاحب کے سوال کا جواب نہیں آیا ۔ پوچھا یہ گیا تھا کہ اس وقت پاکستان میں افغان مہاجرین کی تعداد کتنی ہے ۔ وزیر صاحب کیمپوں کی تعداد بتا رہے ہیں ۔ کیمپوں میں کم ہیں باہر زیادہ ہیں ۔ We want the exact number of Afghan refugees in Pakistan now. پہلے بھی اسی طرح سوال ہوا تھا اور انہوں نے ٹال مٹول کیا تھا ۔ آج پھر یہ سوال ہوا ہے تو اس کا جواب ہی وزیر صاحب نہیں دے رہے ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبدالمجید۔ Aggressive ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔

I am giving you the number of camps and number of refugees in each camp.

ہمارے پاس کیمپوں میں registered refugees ہیں جن کا ریکارڈ ہے ۔

Syed Aqil Shah: Sir, the question is the number of Afghan refugees in Pakistan.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: I cannot tell you the number of Afghan refugees.

Syed Aqil Shah: Who is going to tell us then?

وزیر صاحب اگر آپ نہیں بتائیں گے تو کون بتائیں گے کیا کوئی دوسرا آدمی ہے بتانے والا۔

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: Please

میں بتا رہا ہوں آپ کو ، ہمارے پاس جو camps میں registered refugees ہیں جن کا ریکارڈ ہے جن

کو کچھ امداد بھی دیتے ہیں وہ ہیں-----

(Interruption)

Syed Aqil Shah: This quesiton may be deferred so that we should get the exact figures.

Mr. Chairman: No, what he is saying is that

ہمارے پاس تو وہی figure ہے جو ہمارے پاس registered ہیں۔

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: Of course.

جناب چیئرمین۔ اس کے علاوہ بھی ہیں but he has no figures on that.

O.K. Any other question? Just a minute. Yes please Anwar Kamal Marwat Sahib.

جناب انور کمال خان مروت۔ سوال پوچھنے کا ان کا مقصد یہی تھا کہ Afghan refugees جو کہ اس وقت پاکستان میں موجود ہیں' طریقہ کار یہ ہونا چاہئیے کہ تمام Afghan refugees کی registration ہو' وہ کیمپوں میں موجود ہوں۔ یہ تو جناب والا ہمیں بھی پتہ ہے کہ اس وقت NWFP میں یا بلوچستان میں اگر ایک لاکھ Afghan refugees camps میں موجود ہیں تو اس کے برعکس تقریباً پندرہ لاکھ کے قریب جو ہیں وہ cities میں unregistered جو ہیں وہ موجود ہیں اور کہنے کا میرا مقصد یہ ہے جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ Afghan refugees جو ہیں ان کی repatriation ہم کروا رہے ہیں۔ دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ اگر ten Afghan refugees' families کئی سال بعد واپس افغانستان جا رہے ہیں اور وہ بھی کسی خاص وجہ سے تو وہاں سے سینکڑوں کی تعداد میں واپس پاکستان آ رہے ہیں۔ یہ روز بروز ان کی تعداد جو ہے آنے کی' یہ influx جو ہے وہ بڑھ رہا ہے' repatriation ان کی باقاعدہ under policy نہیں ہو رہی ہے جو کہ provincial government پر بھی اس قسم کا بوجھ ہے' لوگوں پہ بھی بوجھ ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ repatriation policy بنائیں۔ Send them back to their country. یہی طریقہ کار ان کا ہونا چاہئیے۔

Mr. Chairman: Minister for Kashmir Affairs.

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: Mr. Chairman, Sir,

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بارڈر جس طرح پورس ہے افغانستان سے refugees آتے بھی رہتے ہیں جاتے بھی رہتے ہیں۔ جو ہمارے پاس registered ہیں وہ تو کیمپوں میں موجود ہیں۔ یہ fact ہے کہ refugees جو ہیں وہ دوسری جگہوں پر بھی موجود ہیں جن کو ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ ابھی فرنٹیئر گورنمنٹ نے instructions issue کی تھیں کہ جتنے refugees ہیں افغانستان کے جو کیمپوں میں نہیں ہیں ان سب کو گھیر گار کے کیمپوں میں لایا جائے۔ We tried that. اس پہ کچھ پیش رفت بھی ہو رہی ہے لیکن مسئلہ ایک یہ بھی ہے کہ ان سب کو جب کیمپوں میں ڈالتے ہیں تو وہاں آج کل world food یا جہاں سے ہمیں اس سے پہلے بہت سی مراعات آتی تھیں، سامان آتا تھا وہ سارا اب totally تقریباً بند ہو گیا ہے۔ ابھی ہمارے resources پر ہی یہ لوگ رہ رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہ آ رہے ہیں جا رہے ہیں، یہ جو ہمارا ریکارڈ ہے اس میں جا زیادہ رہے ہیں آ کم رہے ہیں۔ جو کیمپ والے refugees ہیں they all want to go back but they have not got the facilities there. نہ ان کے پاس گھر ہے، نہ shelter ہے ------

(interruption)

جناب چیئرمین۔ ایک سوال پہ اتنے سوال پوچھے جا رہے ہیں۔ انور درانی صاحب نے نہیں پوچھا، انور درانی صاحب جی۔ جی سارے اہم ہیں، پھر آپ کہیں گے جی چار سوال ہوئے ہیں اور وقت ختم ہو گیا ہے۔ جی انور درانی صاحب فرمائیے۔

جناب محمد انور خان درانی۔ میں جناب وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ افغانستان میں کتنے پاکستانی ہیں؟ آپ کی لسٹ میں اگر ہیں جی۔ صحیح صحیح بتایا جائے، ریکارڈ پر آنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ افغانستان میں کتنے پاکستانی ہیں؟

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: Mr. Chairman, Sir,

اس وقت تو ہمارے سفارتخانے میں جو diplomatic عملہ ہے، باقی اس قسم کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں ہے کہ کتنے پاکستانی وہاں موجود ہیں۔

Mr. Chairman: Yes please Habib Jalib Sahib.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! میرا سوال Afghan refugees کے حوالے سے یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے figure دی ہے کہ Frontier and Balochistan سے پانچ لاکھ کے قریب گئے ہوئے ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ جیسے کہ انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کیمپ جو ہے وہ originally نہیں رہا ہے' افغان مہاجرین جو ہیں نہ صرف سرحد اور بلوچستان بلکہ سندھ اور پنجاب میں بھی پھیل چکے ہیں' شہروں میں آ گئے ہیں جن کا ریکارڈ ان کے پاس نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت پاکستان repatriation کی یا refugees کی کوئی پالیسی نہیں رکھتی ہے ۔ اس کو انہیں admit کرنا چاہئیے۔

دوسری بات۔ میرا اہم سوال یہ ہے کہ اب بڑی تعداد میں Afghan refugees اس وقت مختلف شہروں میں settle ہوئے ہیں وہ شناختی کارڈ رکھتے ہیں' property rights رکھتے ہیں different rights جو یہاں کے لوکل رکھتے ہیں وہی rights وہ لوگ بھی رکھتے ہیں۔ کیا اس سلسلے میں آپ کوئی اعلان فرمائیں گے ان کی یہ تمام rights ختم ہوں گی یا کہ اور کوئی پالیسی بنائیں گے جو ان کی repatriation کرے اور آمد کو بھی روکے۔

Mr. Chairman: Minister for Kashmir Affairs.

لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالمجید ملک۔ جناب چیئرمین! پہلی بات تو یہ صحیح نہیں ہے کہ پاکستان گورنمنٹ کی کوئی repatriation policy نہیں ہے ۔ بالکل غلط ہے ۔ ہم نے سہ طرفہ ایک کمیشن بنایا ہوا ہے ۔ جس میں افغانستان کی موجودہ حکومت اور این جی اوز بھی موجود ہیں ۔ زیادہ کام این جی اوز ہی کر رہے ہیں اور ایک کمیشن بنا ہوا ہے اور ہر دو مہینے کے بعد میٹنگ ہوتی ہے اور یہ پالیسی جو ہے۔ review ہوتی ہے اور اس وقت اس پالیسی میں ایک نئی تبدیلی آئی ہے ۔ We are doing group repatriation پہلے individual families repatriate ہوتی تھیں ۔ اب دس دس پندرہ کو واپسی کے لئے مراعات دی جاتی ہیں۔ یہ کہنا کہ پالیسی نہیں ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ according to law کوئی افغان ریفیوجی یا دوسرے ریفیوجی ہیں وہ زمین خرید نہیں سکتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ قانون بتا رہے ہیں۔ پریکٹس میں شاید غلط ہو۔

لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالمجید ملک۔ کوئی اکا دکا ہو تو مجھے پتہ نہیں ہے ۔ میں یہ عرض کر

رہا ہوں کہ ایک پالیسی ہے اور شناختی کارڈ کے متعلق بھی بڑے سخت احکامات ہیں لیکن ایک حقیقت جو ہے وہ آپ کو ماننی پڑے گی کہ افغانستان میں جنگ ہے وہ ہمارے بھائی ہیں ان میں سے لوگ آتے رہتے ہیں جاتے رہتے ہیں۔بارڈر سیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔اس لئے میں عرض کروں گا کہ باقی جو علاقہ جات ہیں ۔ ان میں سروے کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال اچھا ڈاکٹر حئی صاحب last question

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں بہت مشکور ہوں جناب یہ اہم سوال ہے ۔میرا وزیر موصوف سے صرف یہ ضمنی سوال ہے کہ پالیسی بتائیں کہ ایک سال میں دو سال میں پانچ سال میں یہ کب مکمل طور پر repatriate ہوں گے۔ جناب والا! ۵۰۰ روپے میں شناختی کارڈ بکتا ہے ۔۵۰۰ روپیہ دو ۔ ۱۰۰۰۰ شناختی کارڈ لے لو۔یہ بادشاہ لوگ ہیں۔ جناب والا! یہی پاسپورٹ ہے۔ میں فارن گیا ہوں میں نے خود دیکھا ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں افغان مہاجرین پاکستانی پاسپورٹ پر باہر گئے ہیں۔ یہ settled علاقے میں ہیں۔ جناب چیئرمین! اب دیکھیں یہ ہمارے ساتھ ظلم۔ یہ کہتے ہیں کہ کیمپ ' کیمپ تو اب رہے نہیں ہیں۔ یہ سارے شہروں میں گھس گئے ہیں اور ان کے پاس نگرز تک نہیں ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی معلوم نہیں ہے ۔آپ کو معلوم نہیں ہے ۔ وفاقی حکومت آپ کے پاس ' صوبائی حکومت آپ کے پاس ' تو کس کو معلوم ہو گا ۔ میرے جیسے ادنیٰ کارکن کو معلوم ہوگا کہ یہ کوئٹہ میں کتنے ہیں ۔ خدا جانتا ہے ۔ آپ کوئٹہ بازار میں جائیں ۔ ریڑھی والا بھی یہی لوگ ہے ۔ہمیں تو ریڑھی سے بھی محروم کیا گیا ہے ۔ ریڑھی پر ہم جو مزدوری کرتے تھے۔ ایمانداری کی بات ہے ہم تو بھوکے مر رہے ہیں ۔خود کشی کر رہے ہیں اور یہ بادشاہ لوگ ہیں۔ قانون پر عملدرآمد نہیں کرتے ۔ جناب شناختی کارڈ بکتا ہے ۔ پاسپورٹ بکتا ہے ۔آپ کا یہ ائیر پورٹ پر امیگریشن جو ہے یہ کیا بلا ہے۔ یہاں سے لوگ جاتے ہیں۔ یہ تو کوئی تماشہ بنایا ہوا ہے ۔اس ملک کے عوام کے ساتھ ظلم ہے ۔جب آپ پالیسی نہیں بنائیں گے۔ آپ ایسی گول مول بات کرتے ہیں۔ آپ پالیسی اس معزز ایوان میں بتائیں۔ ایک سال میں دو سال میں کب ان لاکھوں افغان مہاجرین کو اس ملک سے نکالیں گے۔ ہم نے کوئی ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا۔ہم خود غریب ملک ہیں ۔ غریب لوگ ہیں۔ہم خود بھوکے مر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر فار کشمیر آفیئرز۔

لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالمجید ملک۔ جناب چیئرمین ! جناب سینیٹر صاحب کا جواب تو ان کی تقریر سے مل گیا۔ He has achieved this thing لیکن میں نے بہت صبر سے سنا ہے ۔بات یہ

ہے کہ it is very easy. افغانستان میں ہمارے brethern ہیں۔ you know لڑائی جو یہاں ہوتی رہی ہے۔ جس وقت روس والے تھے۔اس وقت تو ہم سارے ان کو سپورٹ کر رہے تھے۔ factual position is that کہ کچھ refugees camps میں ہیں۔یہ ریڑھی کی جو بات کرتے ہیں ۔ بہت سارے ہمارے لوگ لگاتے ہی نہیں وہ آ کر لگاتے ہیں ۔ I am not supporting them of being here. بات یہ ہے کہ پالیسی موجود ہے ۔ But I am stating the actual fact. You cannot force especially those refugeeswho have been here especially for 10, 12 years in the camps. تو ان کو اٹھا کر ہم لائن کے پار بھیج دیں۔ There is international obligation also ان کے لئے پوری کوشش ہوگی کہ ان کو واپس بھیجا جائے۔وہاں اس وقت روزگار نہیں ہے ۔وہاں اس وقت ان کے رہنے کی جگہ نہیں ہے ۔وہاں land mines ہیں۔ وہاں irrigation system نہیں ہے ۔ وہاں پر agriculture نہیں ہے ۔پالیسی ضرور ہے ۔ لیکن ایک وقت میں کوئی بھی حکومت ان کو نکال نہیں سکتی۔ پہلے بھی حکومتیں رہی ہیں۔ This was the situation all the time اس لئے ہمیں ایک سوچی سمجھی سکیم کے نیچے ان حضرات کو واپس کرنا پڑے گا اور میں متفق ہوں کہ ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد از جلد ان کو واپس بھیجا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ question No.92.

92. ***Haji Gul Afridi:** Will the Minister for Kashmir Affairs, Northern Affairs, States and Frontier Regious be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the FATA Development Corporation is facing paucity of funds and has approached the Federal Government for the supplementary grant; and

(b) whether it is also a fact that FATA Development Corporation is going to sack, in the first phase, more than one thousand of its employees due to present financial constraints?

Lt. Gen. (Retd.) Abdul Majid Malik: (a) There is some delay in release of ADP funds, otherwise there is no paucity of funds.

(b) No such instructions have been issued by the Federal Government.

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib.

میاں رضا ربانی ۔ شکریہ جناب ' through you, I don't see the Interior Minister but I would like to bring to your notice کہ یہاں پہ پوچھا گیا ہے the number of killings and rape cases in the country since Ist of January, 1999 and they have given the figure upto 31st of March 1999 that makes it 90 days, 1st of January to 31st of March , 90 days اس میں اگر جناب آپ صوبہ پنجاب میں آ جائیں تو صوبہ پنجاب میں اس سال کے پہلے نوے دن کے اندر

1086 killings have taken place in 90 days, now that means at an average, 13 killings per day in the province. Then sir, look at the figure of rape, in 90 days in the Province of Punjab, there have been 354 cases of rape that means at an average 4 cases of rape per day in 90 days, in juxtaposition sir, if you look at Punjab, if you look at Sindh for the same period till the 31st March, the killings are 431 which is less than 4 killings per day and 75 rapes in 90 days which is less than one rape per day. Now sir, first of all I would like to ask the Minister , question No.1, that is that looking at these figures of 90 days of Sindh and Punjab does he not feel that the case of Punjab is fit enough to call for the imposition of Governor's rule in the Province of Punjab. No.2, sir, I would like to draw your attention to the question and answer session that took place on Wednesday the 11th of November, 1998, there was question No.76.

جناب چیئرمین۔ پہلے اس کا جواب تو آ جائے ناں۔ پھر اس کو لیں گے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it is related to this.

جناب چیئرمین۔ پہلے اس کا جواب تو آ جائے ناں کہ اتنی killings ہو رہی ہیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب وہ اس سے related ہے ۔ I just take one minute وہ اس سے related اس طرح ہے کہ سوال نمبر۔ 76 میں پنجاب کے چھ ڈویژن کے بارے میں پوچھا گیا تھا ۔ اقبال حیدر صاحب نے پوچھا تھا جس میں اسلام آباد ، راولپنڈی ، ملتان ، فیصل آباد ، ساہیوال اور جھنگ ۔ اس کے نو مہینے کے اعداد و شمار جنوری سے لے کر ستمبر تک کے جو پنجاب کے اعداد و شمار تھے

3683 killings in 9 months. Here you have 186 killings in three months. So, there is a steady deterioration and as far as rape is concerned , I can not give exact figure.

جناب چیئرمین۔ چلیں it is not relevant اس وقت یہ relevant ہے ناں ، جی منسٹر صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Same is the case there sir, under the circumstances will he not recommend that Governor's rule should be imposed in Punjab and if he does not recommend , is it the reason that the younger brother of the Prime Minister is the Chief Minister, that is why these double standards are being exercised for Sindh and Punjab.

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا سب سے پہلے تو اس بات کو مدنظر رکھنا ہوگا کہ پنجاب کی آبادی کتنی ہے۔ پنجاب کی آبادی سات کروڑ پچیس لاکھ اور سندھ کی آبادی دو کروڑ بانوے لاکھ ،---

(Interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, is he justifying the killings.

جناب چیئرمین ۔ جواب تو آنے دیں ناں ۔ first hear him what he is saying, let me hear the answer first بھئی جواب تو آنے دیں ناں کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ he is just saying کہ اتنی آبادی ہے۔ first we hear him what he is saying آبادی کے بعد کیا ہو گا پھر ۔ جی فرمائیے جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ یہ latest جناب جو آبادی کا تخمینہ ہے اس کے مطابق جہاں آبادی زیادہ ہو گی وہاں ظاہر ہے کہ proportionate crimes کا بھی زیادہ ہونا قدرتی بات ہے ۔ فیصلوں میں بھی وقت لگنا قدرتی بات ہے ۔ یہ تناسب تو ایک صورت میں رہے گا ۔ آپ کہیں کہ سوا سات کروڑ کی آبادی کا تین کروڑ سے کم آبادی جو ہے اس سے مقابلہ کریں اور آبادی کے فیکٹر کو نظر انداز کر دیں یہ

بات مناسب نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ جی جواب آ لینے دیں پلیز پلیز 'جواب آ لینے دیں پھر اگلا سوال آپ پوچھ لیں ۔جی جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! اب مشکل یہ ہے کہ وہ سوال کرتے ہیں تاکہ ہم جواب دیں لیکن جب ہم جواب عرض کرتے ہیں تو انہیں جواب سننے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ چلیں ایک تو فیکٹر یہ ہو گیا پاپولیشن کا۔اور بھی کوئی بات ہے جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ اور میں عرض کرتا ہوں جی کہ یہ تین مہینے کے جہاں تک فگرز ہیں یہ پچھلے سال کے مقابلے میں ' میں سارے صوبوں کے عرض کرتا ہوں کہ اس میں improvement ہوئی ہے law and order کی situation میں صوبوں کے اندر ماسوائے ایک کے ۔ ماسوائے ایک جگہ کے باقی پنجاب میں یہ ہوا ہے ۔

There was 1,086 murders in Punjab during the first 3 months of 1998 as compared to 1119 from the same province for the same period in 1997. Hence there is a decrease of 33 murders.

اسی طرح جناب سندھ میں اس دفعہ 431 ہے اور اس سے پہلے زیادہ تھا ۔وہاں بھی 43 کی decrease ہے یعنی جتنا پچھلے سال تھا اس سے یہ کم ہے ۔ اسی طرح جناب NWFP میں بھی 121 کم ہے تو میں ابھی عرض کر رہا ہوں کہ اس کی نسبت یہ کم ہوا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ جی جواب آ لینے دیں ۔جی ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جی rape کے بارے میں بھی عرض کرتا ہوں ۔ جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ بڑے دکھ کی بات ہے ہماری بھی خواہش ہے ہر ایک کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ کوئی بھی جرم نہ ہو ۔ لیکن معاشرے میں بہرصورت جرائم ہوتے ہیں۔

میاں رضا ربانی ۔ یہ ڈبل سٹینڈرڈ ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ یہ ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہے ۔ معاشرے میں اتنی ساری دنیا اگر فرشتہ بن جائے تو کسی قانون کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔لیکن مجموعی طور پر آپ خیال فرمالیں۔

میاں رضا ربانی۔ یہ دہرے معیار کی بات ہو رہی ہے ۔ایک صوبے کے ساتھ آپ ایک سلوک کر رہے ہیں۔دوسرے صوبے کے ساتھ آپ دوسرا سلوک کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے سوال پہلے ہی پوچھ لیا ہے ان کو جواب دے لینے دیں ناں ۔ آپ نے پہلے ہی سوال یہ کر دیا ہوا ہے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ عرض یہ ہے کہ چونکہ انہوں نے باقی معاملات کو اس perspective میں نہیں دیکھنا اور سوال یہی کرنا ہے جو سندھ میں گورنر رول ہے اور پنجاب میں نہیں ہے وہاں اس بات پر اس معزز ایوان میں کئی دنوں تک ہم بحث کر چکے ہیں ۔اس کے بارے میں ایک ایک مسئلہ اس ایوان میں پیش کیا جاچکا ہے ۔انہوں نے سارے اعتراض کیے ہیں ہماری طرف سے سارے جوابات آگئے ہیں لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ پچھلے سال-----

Mr. Chairamn: That has already been pointed out.

Mian Raza Rabbani: In 90 days, Sir.

Mr. Chairman: You see, you have already pointed it out .

صحیح بات ہے آپ نے کر دی ہے ۔ ایک منٹ جی ایک منٹ جی اب next زاہد خان صاحب آپ کا سوال، جی زاہد خان۔

میاں رضا ربانی۔ جناب ایک منٹ جی یہ اس سے related ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ Please زاہد خان سوال پوچھیں ، جی فرمائیے جی ۔ آپ بھی پوچھیں جی ، راشدی صاحب بھی پوچھیں ۔ Ok جی ،جی فرمائیے جی ۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! پہلی بات تو یہ ہے کہ یٰسین خان وٹو صاحب بے چارے کو ہمارے سامنے بھیج دیتے ہیں کہ صحیح جواب دے دیں۔ اس نے صحیح سوال کیا ہے جواب اس کو صحیح نہیں مل رہا ہے۔ یہ تو suicide والے نہیں ہیں suicide کی اگر لسٹ آجائے تو آپ کے پنجاب میں تو میرے خیال میں تین سو چار سو تک suicides ہو چکے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں کی آبادی زیادہ

ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا حکومت کا یہ پروگرام ہے کہ وہ لوگوں کو مار رہے ہیں کم کروا رہے ہیں۔ یہ جواب دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار پارلیمنٹری افیئرز۔ کہتے ہیں کہ کیا حکومت کا کوئی پروگرام ہے کہ وہ آدمیوں کو مروا رہے ہیں۔ کیا یہ قتل جو ہیں کسی پالیسی کے تحت ہو رہے ہیں؟ حکومت کی طرف سے یا کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ ایک منٹ جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ خدا بچائے کہ پھر ان کی حکومت آئے کہ کوئی مارنے کی سوچے۔ہماری---

(مداخلت)

میاں رضا ربانی ۔ آپ اپنی بات کریں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ اگر وہ سوال کر کے جواب کی اجازت دیں تو جواب دیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا! وہ سنتے ہی نہیں ہیں یعنی یہ کمال کی بات ہے کہ سوال کر کے سنتے ہی نہیں ہیں اور پھر جب ہم جواب دے رہے ہوتے ہیں تو جواب میں اس طرح روڑے اٹکاتے ہیں کہ جواب کو کوئی سن نہ سکے ۔میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ کے فضل وکرم سے ہماری حکومت پوری کوشش کر رہی ہے کہ ہر لحاظ سے law and oder کی situation improve ہو ۔ پچھلے سال سے بہتر پوزیشن ہے ۔ میں نے آپ کو اس سے پہلے ساری situation عرض کی ہے اور مزید کوشش جاری ہے ۔ انشاء اللہ یہ law and order کی situation اور بہتر ہو جائے گی اور ہم انسانی خون کو اتنی تقدس کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد ۔ جناب! وزیر موصوف سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ پنجاب کی آبادی زیادہ ہے ۔ یہ آپ دیکھیں کہ سندھ کی آبادی کا جو پنجاب کی آبادی سے تناسب ہے۔ پنجاب کے قتل سب سے زیادہ ہیں ۔ اڑھائی گنا زیادہ ہیں اور rape تو کوئی پانچ گنا زیادہ ہیں rape کے

cases۔ اگر سندھ میں یہ justification گورنر رول لگانے کی ہے تو پھر پنجاب میں بھی ایک justification ہے اگر آپ اس کو rape پر بھی تقسیم کریں تو

Punjab rate is higher despite of its higher

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! جہاں تک تعداد کی بات ہے۔ جناب! وہاں دہشت گردی کی وہ ایک کیفیت تھی کہ سارا جہان اور سارا علاقہ، ساری کراچی اور سارا ملک اس دہشت گردی کی زد میں تھا اور جو کراچی ہماری پورٹ سٹی ہے، جو ہمارا سب سے زیادہ financially important capital ہے۔ وہاں لوگوں کی زندگی اجیرن تھی کہیں بندے قتل کیے جا رہے تھے، کہیں بھتہ لیا جا رہا تھا۔ لوگوں کے لئے وہاں زندگی مصیبت ہوگئی تھی اور اس کا اثر سارے پاکستان میں تھا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جناب والا! جواب دینے دیں جی۔ At this stage we cannot enter into arguments وہ آپ سوال کرتے ہیں۔ اس کا جواب آ جاتا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کوئی comparison تو reasonable کریں what is going on in Lahore? لاہور کے اندر ہیومن رائٹس کے آفس میں قتل ہوتا ہے۔

The government cannot figure out it and the Minister has the audacity to say that there is nothing going on in Punjab.

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! لاہور اور کراچی میں جتنی دہشت گردی کی وارداتیں ہوئی ہیں، جتنا کراچی میں بھتے کا سسٹم ہوا ہے۔ وہاں پر جو کچھ کارروائیاں ہوئی ہیں۔ لوگوں کو کس کس طریقے سے اغوا کیا گیا ہے، اس کے مقابلے میں تو لاہور میں عشرِ عشیر بھی نہیں ہوا اور اس وجہ سے جناب والا! حزب اختلاف کی پیپلز پارٹی credit لیتی رہی ہے کہ ہم نے وہاں پر امن قائم کر دیا ہے اور وہ کہتے رہے ہیں کہ extra judicial killings کی بات ہم نے نہیں سنی ہے اور کراچی کے جو حالات تھے جناب والا! وہ دہشت گردی کے حالات تھے۔

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر بلیدی صاحب ۔ اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے ۔ سب کو موقع ملے گا۔ کیا آپ سب اسی سوال پر وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو اس نے یہاں figures دیئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی اس سے انتہائی نااہلی ثابت ہوتی ہے۔ تو کیا ان کے پاس کوئی پروگرام ہے کہ یہ جو ماہانہ قتل ایک صوبے میں 30سے زیادہ ہوتے ہیں تو ان کے پاس کوئی ایسا پروگرام ہے کہ اس کو کم کیا جاسکے۔ میں سمجھتا ہوں اور حیران ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب کے پاس جتنے بھی subject ہیں ۔ ان کو سوالوں کے جوابات دینے کے لئے لایا جاتا ہے ' یہ سوال جناب شجاعت صاحب کا تھا ۔ اگر ان کو نہیں آتا تو ان کو refer کیا جائے کہ شجاعت صاحب خود آئیں ورنہ پھر یہ بتائیں کہ ان کو کم کرنے کا کوئی پروگرام ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ان کو کم کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا ! ہم نے ہر جگہ پر law and order کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کے لئے جتنے اقدامات کی ضرورت ہے وہ کئے ہے اور اس کا خاطرخواہ اثر ہوا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال قتل کی وارداتوں مین اور باقی ساری وارداتوں میں کمی ہوئی ہے۔ وہ میں نے ساری آپ کی خدمت میں عرض کی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جمیل الدین عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب والا! figures کا ٹوٹل تو راجہ صاحب نے بتا دیا۔ میں وزیر صاحب سے دو باتیں جاننا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جو ہم نے طریقہ اختیار کیا ہے کہ انسانی جان اور انسانی عزت دونوں کو figures میں ملا دیا ہے کہ اس کی average زیادہ ہے اور اس کی یہ ہے' یہ نہ کریں۔ ہر جرم ہر حال میں جرم ہے ۔ بےعزتی ہر حال میں جرم ہے۔ یہ فرمائیں کہ اتنے واقعات کے ساتھ ان گرفتاریوں کا کیا تناسب ہے جو کہ ایک civilized government میں مبینہ ملزموں کی کی جاتی ہے یعنی کیا ان کے پاس کوئی ریکارڈ ہے کہ کتنے rape کے cases میں اور کتنے قتل کے cases میں صوبہ وار لوگ گرفتار ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں اس بات کو چھوڑ دیتا اور پھر انتظار کرتا کیونکہ اور لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ میرا یہ تجویز کی صورت میں سوال ہے کہ کیا اب بھی حکومت یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد کہ اتنے دنوں سے جو کچھ ہو رہا ہے اور آج یہ اوسط آپ کے سامنے آ گئی ہے یا پہلے بھی

آئی ہیں اور آج کی بھی کم نہیں ہیں ۔ اتنا سب کچھ دیکھنے کے باوجود کیا حکومت اس بات پر اب بھی سنجیدگی سے غور کرسکتی ہے یا نہیں کہ اس تمام صورتحال کے معائنہ کرنے کے لئے ایک high power commission بنا دیا جائے کہ جس میں sociologist ہوں، جس میں psychologist ہوں اور جس میں انتظامیہ کے لوگ بیشک جتنے چاہیں شامل کریں ، لیکن کچھ دانشور اس ملک میں ایسے ہیں جو کہ ضرور مل جائیں گے اور اگر نہ ملے تو بڑی بدقسمتی ہو گی کہ نہ ملیں، مگر میں سمجھتا ہوں کہ ہیں جو اس صورتحال کو examine کر کے بتائیں کہ آخر what has gone basically wrong with us and what can be done. جناب اب تک ایسا کمیشن پچھلے پانچ برسوں میں نہیں بنا ہے ۔ دوسرے ملکوں میں ایک ایسا واقعہ ہوتا ہے اور وہ کمیشن بنا دیتے ہیں ۔ کیا حکومت میرے ان دونوں سوالوں کا جواب دے گی؟

جناب چیئرمین۔ وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں نے عرض کیا کہ اس سلسلے میں اقدامات کئے گئے ہیں اور ان اقدامات کی بنا پر خاطر خواہ نتائج نکلے ہیں ، بہت ساری گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ اس وقت میرے پاس exact figures نہیں لیکن ایسی گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں کہ لوگ کئی سالوں سے گرفتار نہیں ہوئے تھے، ان کو بھی گرفتار کیا گیا ہے ۔آپ روز سن رہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں، گرفتاریاں ہوئی ہیں اور پہلے سے زیادہ ہوئی ہیں، ہمارے اقدامات سے بہتر پوزیشن ہوئی ہے اور انشاء اللہ جس طرح اب اس پر عمل ہو رہا ہے یہ پوزیشن اور بہتر ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین ! وزیر صاحب نے فرمایا کہ پنجاب میں جرائم زیادہ ہوئے ہیں کیونکہ ان کی آبادی زیادہ ہے اور سندھ میں چونکہ آبادی کم ہے وہاں کم ہوئے ہیں۔ اب اگر یہ page 4 پر دیکھیں کہ سندھ سے NWFP کی آبادی بہت کم ہے لیکن وہاں 633 قتل ہوئے ہیں۔ اس طرح انہوں نے جو مفروضہ بنایا وہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دوسرے صوبوں میں اگر rape کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو وہ ایک فرد ہوتا ہے۔ پنجاب میں ایک روایت یہ ہے کہ باجماعت زناء کرتے ہیں اور ایک مظلومہ پر بہت سے لذت آشنا ہوتے ہیں ۔میں ان سے پوچھوں گا کہ یہ جو 354 rape cases ہوئے ہیں اس میں ملزم کتنے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب یہ کہنا تو بڑا مشکل ہے کہ اس میں کتنے ملزم ہیں کیونکہ یہ سوال میں نہیں تھا ۔اس میں تعداد پوچھی گئی تھی کہ کتنے مقدمات ہوئے ہیں تو وہ دے دیا گیا ہے ۔ اس میں ملزمان کی تعداد نہیں پوچھی گئی ۔ اگر اس پر ان کا اصرار ہو تو میں تعداد پوچھ کر بھی بتا سکتا ہوں۔ جناب دوسری بات آپ کے علم میں ہے کہ NWFP میں rifle وہاں کے culture میں شامل ہے۔ لڑائی جھگڑے میں پہلے بھی وہاں پر باقی علاقوں کے مقابلے میں قتل کی وارداتیں زیادہ ہوتی ہیں اور اس لئے اس کا دوسرے حلقوں کی آبادی کے تناسب سے مقابلہ کرنا مناسب نہیں ۔ کسی جگہ کے حالات اس کے جغرافیائی ، تاریخی اور cultural پوزیشن کے مطابق ہیں ، صرف population ایک چیز نہیں ہے، population ایک factor ہے جو میں نے عرض کیا اور سرحد میں چونکہ سب لوگوں کے پاس اسلحہ ہوتا ہے ، وہاں لڑائی جھگڑے بھی زیادہ ہوتے ہیں ، وہاں ہمیشہ killings کی تعداد زیادہ رہی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب فرمائیے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب آپ کا حکم ہے کہ suppiementary question کا متعلقہ سوال سے تعلق ہونا بڑا ضروری ہے ۔ supplementary تب ہی آپ aiiow کرتے ہیں ۔ rules اور انصاف کا تقاضہ ہے کہ جواب بھی متعلقہ ہو یعنی جو supplementary question کیا جائے اس کا متعلقہ جواب ہو ۔تیسری بات یہ ہے کہ متعلقہ وزیر ہی جواب دے کیونکہ سوالات سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ حکومت کی بدنامی ہو اس کے لئے تو وہ خود ہی کافی ہیں ۔

کہتی ہے ان کو خلق خدا غائبانہ کیا

یہ انہیں نہیں معلوم کہ عوام اس وقت کیا کہہ رہے ہیں کیونکہ انہوں نے جس طرح سے اہلیان پنجاب کو یہ پیغام دیا ہے کہ تمہاری عزت ، زندگی اور املاک کا اب خدا ہی مالک ہے حکومت ذمہ دار نہیں کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ پنجاب میں جتنے قتل ہوئے ، پنجاب میں جتنے ریپ ہوئے وہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ وہاں کی آبادی زیادہ ہے تو وہاں زیادہ قتل ہو گئے ۔ انہوں نے ایک لفظ تشویش کا نہیں ظاہر کیا ۔ ایک لفظ مذمت کا ظاہر نہیں کیا۔ انہوں نے ایک لفظ نہیں کہا کہ اہلیان پنجاب کی زندگی اور عزت کے تحفظ کے لئے حکومت نے کوئی قدم اٹھایا ہے یا نہیں ۔ ایک لفظ نہیں کہا۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ ہمیں دکھ ہے کیونکہ ہمارے پنجاب کے اتنے ہی عزیز بھائی ہیں جتنے میرے سندھ کے عزیز بھائی ہیں ۔یہ ان لوگوں کی بے حسی ہے ۔ میرا ان سے سوال یہ ہے کہ جناب آپ نے دیکھاکہ یہ جو لہر دوڑی ہوئی ہے violence کی ' خاص طور پر خواتین کے خلاف اور جو قتل کے واقعات ہو رہے ہیں ' خودکشی کے واقعات ہو رہے ہیں ' خود سوزی کے واقعات ہو رہے ہیں بے پناہ تعداد میں ' خدا کے واسطے اخبار پڑھ کر تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ حکومت اس رجحان کو روکنے کے لئے کیا تدابیر اپنا رہی ہے کیونکہ موجودہ حکومت تو ناکام ہوچکی ہے اس کے علاوہ کیا تدابیر آپ اپنا رہے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب ۔

جناب محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ تو تقریر کرنے کی صورت نکالی ہے فاضل دوست نے۔ میں نے جناب یہ عرض کیا ہے کہ ہم انسانی خون کے تقدس کو سب سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں۔ میں نے یہ عرض کیا ہے اپنے سوال کے جواب میں لیکن فاضل دوست چونکہ سننے کو تیار نہیں ہیں ' انہوں نے اخبار کی سرخی کے لئے بات کرنی ہوتی ہے ۔ ان کا مقصد حکومت کی طرف سے جواب لینا نہیں ہوتا اور ساتھ میں نے یہ کہا کہ جناب ہماری تو خواہش بھی ہے ' دعا بھی ہے کہ اللہ کرے کہ نہ کسی کی جان کو کوئی تکلیف ہو ' نہ کسی کے مال کو ' نہ کسی حیثیت سے کسی خاتون کی عصمت میں کسی طرح کا فرق آئے۔ ہماری یہ خواہش ہے' دعا ہے اور ہم اس کے لئے کوشش کررہے ہیں ۔ جناب! آپ کے علم میں ہے کہ وزیراعظم کو اگر پتہ چلے کہ کسی جگہ پر کسی خاتون کی عصمت دری ہوئی ہے' اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو وہ سارے کام چھوڑ کر وہاں پہنچتے ہیں ۔ اس حکومت سے زیادہ اس معاملے کو کسی اور حکومت نے اہمیت نہیں دی اور ہم نے اقدامات کئے ہیں۔ اس کا اور زیادہ ثبوت کیا ہو زبان سے تو کوئی کچھ کہہ سکتا ہے لیکن واقعات تو خود بولتے ہیں۔ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا کہ پچھلے سال کے تین مہینوں اور اس سال کے تین مہینوں میں جرائم میں فرق ہوا ہے' کمی ہوئی ہے۔ اب یہ ہمارے اقدامات کی وجہ سے ہے ۔ مزید اقدامات کر رہے ہیں انشاء اللہ مزید کمی ہو گی۔

Mr . Chairman: Next Question No . 94 Haji Javaid Iqbal Abbasi . Supplementary question.Supplementary question on 94. Yes Malik Rauf Sahib.

سوال کریں جی ملک رؤف صاحب' دس سوال ہو چکے ہیں۔ جی ملک رؤف صاحب سوال کریں جی۔

ملک عبدالرؤف۔ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ فوجی ہسپتالوں میں سول ملازمین خود اور ان کے بارہ سے اٹھارہ سال تک کے بچے ۔ ان میں BPS-1 to 4 کا عملہ شامل نہیں۔ یہ مفت indoor and outdoor علاج کے مستحق ہیں لیکن ان کی بیویاں اور بچے اس طرح کی indoor facility کے مستحق نہیں ہیں ماسوائے بارہ سے اٹھارہ سال کے بچوں کے ۔ یہ سوال میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ایک طرف سے تو یہ کہا جا رہا ہے کہ بیوی اور بچے شامل نہیں ہیں اور دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے کہ بارہ سے اٹھارہ سال کے بچے شامل ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کونسی بات درست ہے۔

Mr. Chairman: Yes, Gohar Ayub Sahib.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین ! جی ایچ کیو کا سول ملازم اور اس کا male member یعنی لڑکا اس میں شامل کیا گیا ہے ۔ اس سوال کی مجھے بھی ٹھیک طرح سمجھ نہیں آئی ۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ اس میں لڑکی کیوں نہیں ہے۔ مجھے اب تک اس کی سمجھ نہیں آئی۔

جناب چیئرمین ۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے you should look into this ایسا کیوں ہے۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں سول ملازمین کو cover نہیں کیا گیا۔ ان میں 12 سے 18 سال کے بچوں کے علاوہ ان کے dependent والدین بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے بجٹ میں بھی کوئی provision نہیں رکھی گئی۔ دوسرے hospitals بھی ان کی look after نہیں کرتے ۔ میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ بھی ملازم ہیں اور وہ وہاں کام کرتے ہیں ۔ یہ چھوٹے ملازمین ہیں ان کی اس تکلیف کا کب تک ازالہ کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین ۔ یہ بات مناسب نہیں لگتی ۔ ان میں ان کی بیویاں بھی شامل نہیں کی گئیں ۔ یہ قانون کس نے بنایا ہے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ درست فرما رہے ہیں ۔ جب briefing مل رہی تھی کہ male لڑکے 12 سے 18 تو اس وقت میں نے کہا کہ لڑکیوں کا کیا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ میری تجویز ہے کہ اس کو defer کیا جائے تاکہ Defence Minister آ کر خود اس کے متعلق کوئی assurance دے سکے ۔

Mr. Chairman: It is a good suggestion and it stands deferred. Yes, Habib Jalib Sahib, question No.95.

95. * **Mr. Habib Jalib Baloch**: Will the Minister for Defence be pleased to tstate whether it is a fact that night landing facility is not available at Quetta, if so, the time by which arrangement will be made for night landing at Quetta International Airprot.

Minister for Defence: No. Civil Aviation Authority (CAA) has provided adequate night landing facilities at Quetta airport in accordance with the criteria recommended by International Civil Aviation Organization (ICAO). The details are as follows:-

(a) High Intensity Runway Lights.

(b) Runway Approach Lights.

(c) Precision Approach Path Indicator (PAPI).

(d) Runway Strobe Lights.

(e) Electronic Radio Navigational Aids.

(i) Very High Frequency (VHF) Omni-Directional Radio Range (DOVR).

(ii) Non-Directional Radio Beacon (NDB).

(iii) Distance Measuring Equipment (DME).

(f) Standby Power Generation System as backup to Quetta Electric Supply System.

(g) Instrument Approach Procedures Flight Tested by PIAC and Published in the charts for approach to land.

Mr. Chairman: Supplementary question.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کوئٹہ ائیر پورٹ پر night landing facility ہونی چاہیئے تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ

No. Civil Aviation Authority (CAA) has provided adequate night landing facilities at Quetta airport in accordance with the cirterion recommended by International Civil Aviation Organization (ICAO).

اس میں High Intensity Runway lights, Runway Approach Lights, Precision Approach Path Indicator and Runway Strobe Lights وغیرہ ہیں اب میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ انٹرنیشنل airport ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ facility دی ہوئی ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب نہیں دی ہوئی۔

جناب چیئرمین ۔ پہلے اس کو پڑھ لیں اور let us understand the question and answer; will the Minister for Defence be pleased to state whether it is a fact that night landing facility is not available at Quetta. Answer is, no, تو اس کو آپ کیا سمجھیں گے there are double negatives which means one positive آپ سوال پڑھیں تو پھر سمجھ جائیں گے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے یہ facility provide نہیں کی ہے ۔ جناب والا! جو کچھ یہاں بتایا گیا ہے یہ سب کچھ نہیں ہے ۔ ویسے تو وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے ' ویسے تو rich mineral area ہے اور انہوں نے defence کے حوالے سے اہمیت مزید بڑھا دی ہے۔ Night landing facility کے لئے اس مقدس ایوان میں ہمیں کم از کم assurance تو دے دیں۔

Mr. Chairman: O.K. On behalf of the Minister for Defence, Mr. Gohar Ayub Khan.

جناب گوہر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! رات کو کمرشل airlines کو کوئٹہ سے

red discourage کرتے ہیں ۔ ایمرجنسی میں land کر سکتے ہیں۔ اگر کراچی ' حیدر آباد یا باقی سٹیشن ہو جائیں یا وہاں کسی وجہ سے landing نہ ہو سکے تو بطور ایمرجنسی لینڈنگ کرتے ہیں۔ اس طرح کی facilities نہیں ہیں کہ رات کو instrument landing کر سکیں۔ وجہ یہ ہے کہ کوئٹہ کے پہاڑ instrument landing کے لئے obstruct کرتے ہیں۔

(اس دوران مغرب کی اذان سنائی دی)

Mr. Chairman: The House is djourned for 15 minutes.

[At this stage the House was adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers]

(اجلاس کی کارروائی نماز مغرب کے بعد جناب چیئرمین (جناب وسیم سجاد) کی زیر صدارت شروع ہوئی)

جناب چیئرمین - جی end of question hour اب time ختم ہو گیا ہے۔ ہاں جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب چیئرمین صاحب! مجھے اس معزز ایوان میں چھٹا سال ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں ہم چیختے چیختے تھک گئے ہیں کہ کوئٹہ International Airport ہے کم از کم defence کے حوالے سے بھی اس کی اہمیت ہے۔ اس کو کم از کم night landing facility ملنی چاہئیے کیونکہ اس کی افادیت ہے۔ اب یہ emergency landing system ایک دفعہ ہوا ہے۔ پچھلی دفعہ جب یہ writ requisition کر رہے تھے ' وہاں سپریم کورٹ کا سرکل بنچ ہے ۔ اس وقت جناب emergency landing ہوئی ہے تو وہ بھی بڑی مشکل سے ۔ آخر ہم جو چیختے ہیں یا پکارتے ہیں تو کوئی تو اس کا مقصد ہے' کیا واقعی اس پہ عمل درآمد ہو گا یا نہیں ہو گا اور جناب تربت ایئر پورٹ جناب International Airport------------

(interruption)

جناب چیئرمین۔ تربت کا اس سے کیا تعلق ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وہ بھی اسی میں ہے کیونکہ وقت کم ہے' میں اس لئے عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں' نہیں۔ جی جناب۔ اس سوال کا جواب آنے دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب اگر ہمیں assurance دیتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو پھر ہم مجبور ہیں walk out کریں گے۔

جناب چیئرمین - اچھا - جی Any Minister on behalf of the Minister for Defence.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! کوئٹہ میں Air Force Base ہے اور ہمارے fighter aircrafts بھی وہاں ہیں۔ اس لئے میں نے کہا کہ commercial airlines کو رات میں discourage کیا جاتا ہے۔ کوئٹہ کے لئے instrument landing system وہاں جو پوری valley ہے، ارد گرد چلتن ہے اور تکاتو ہے باقی پہاڑ ہیں اس میں interference آتی ہے۔ اب ایک company ہے French Thomson اس کو invite کیا گیا ہے کہ آپ ایک system ایجاد کریں یا modify کریں جو کوئٹہ کے لئے ہو سکے۔ وہ ابھی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں اس پر رپورٹ دینی ہے تاکہ یہ landing system وہاں لگ سکے، instrument landing system۔

جناب چیئرمین۔ تربت کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ دوسرا یہ ہے کہ ساتھ یہ جتنے instrument landing system ہیں، ابھی modern airports پر satelite سے control کئے جا رہے ہیں اور in the next few years, hopefully, in the next century, possibly, there is a possibility کہ تمام airports by satelite ان کا instrument ladning system ہو جائے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ میرا سوال یہ تھا کہ یہ اس House کو assurance دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ کیا assurance دے دیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ کہ یہ night landing facility کوئٹہ میں دیں گے۔

جناب چیئرمین - جی، یہ assurance دے دیں کہ کوئٹہ ایئر پورٹ کو night landing facilities provide کریں گے۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب Thomson جو French compnay ہے اس کو کہا ہوا ہے کہ آپ proposal دیں۔ Supposing وہ کہتے ہیں کہ نہیں جی یہ نہیں ہو سکتا then the

satelite system is there certainly۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: So, they are looking into it. O.K

جی۔ end of question hour جی‘ please۔ leave applications۔

99. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Interior and Norcotics Control be pleased to state:

(a) the total number of motorcycle theft cases registered in I-9 Police Station, Islamabad from 1st January to 31st December, 1997, indicating also the registration number of each motorcycle and the name and address of the owner;

(b) the details of the said motorcycles recovered so far and whether these have been handed over to their owners; and

(c) the steps taken by the government to recover the remaining motorcycles?

Ch. Shujat Hussain: (a) Details are given in Annexure-'A'

(b) 25 Motorcycles have been stolen in 24 cases in I/9 Police Station from 1st January to 31st December, 1997. Out of which four have been recovered and handed over to their owners.

(c) Islamabad Capital Territory Police made hectic efforts to avoid car theft/motorcycles theft. Day and night patrolling, foot as well as mobile has been enhanced, pickets have been established on incoming/out going roads of Islamabad Capital Territory and mobile squads patrol in busy places/markets etc.

(The question hour is over all the others questions and answers are taken as read and placed on the table of the House)

Annexure A

POLICE DEPARTMENT.

ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY

ANNEXURE 'A'

STARRED QUESTION No.99 MOVED BY CH;MUHAMMAD ANWAR BHINDER, SENATOR REGARDING MOTOR CYCLES THEFT IN I/9 POLICE STATION FROM 1st JANUARY, to 31st DECEMBER, 1997.

a. Total Number of Motor Cycles theft cases:-

S/No.	FIR No. DATED:	U/SECTIONS	REGISTRATION NO.	NAME & ADDRESS OF OWNER.	REMARKS.
1.	FIR No.8 dt 10-1-97	381'A'PPC	RNA/192	Major Saood Naqvi H/No.733 I/9-1 Islamabad.	Untraced.
2.	FIR No.15 dt 15-1-97	-do-	SGF/3943	M.Aslam H/No,158'A' Sattlite town RWP.	-do-
3.	FIR No.18 dt 16-1-97	-do-	IDD/3654	M.Tahir S.O. Flat No.14/19 I/9-4 IBD.	-do-
4.	FIR No.23 dt 16-1-97	-do-	IDG/3293 DGF/5855	1.M.Shahid H/No.55/3-B G/7-1 IBD. 2.Riaz Hussain -do-	-do- -do-
5.	FIR No.63 dt 26-2-97	-do-	IDE/9893	Ghulam Ali PTC P/Qtr Islamabad.	-do-
6.	FIR No.71 dt 4-3-97.	-do-	IGB/1882	Ikram Ul-Haq 197 St No.2 I/9-3 IBD.	-do-
7.	FIR No.111 dt 3-4-97	-do-	IDK/9098	Tajamal 2327 St No.70 I/10-1 IBD.	-do-
8.	FIR No.136 dt 30-4-97	-do-	RIV/7696	Majid 7/A Khayaban Sirsyed II Rwp.	Recovered.
9.	FIR No.147 dt 13-5-97	-do-	FDD/2843	M.Ashraf 16NP New Parta n RWP.	-do-
10.	FIR No.148 dt 14-5-97	-do-	GTB/8904	Jamshaid 467/FF St 61 I/9-1 IBD.	-do-
11.	FIR No.156 dt 27-5-97	-do-	IDE/7164	Yasar Arfat 234 St 117 I/10-4 IBD.	Untraced.
12.	FIR No.158 dt 28-5-97	-do-	IDC/2603	Wahaid Asghar 73/6-D St;36 F/6-1 IBD.	-do-
13.	FIR No.187 dt 15-6-97	-do-	GTC/3901	Amjad Hussain H/65 St 125 G/7-4 IBD.	-do-
14.	FIR No.215 dt 6-7-97.	-do-	VRC/7203	Rehan Abid H/10 block 7 I/9-4 IBD.	-do-
15.	FIR No.217 dt 6-7-97	-do-	RIJ/9192	M.Zamurad H/341 st 117 I/10-4 IBD.	-do-
16.	FIR No.234 dt 13-7-97	-do-	RIV/1071	Pu-Waqar P/600/F Settlaite town RWP.	-do-
17.	FIR No.243 dt 19-7-97	-do-	IDD/4976	Karamat Hussain 2/A St 6 I/8-1 IBD.	Recovered.
18.	FIR No.256 dt 28-7-97	-do-	GTB/1491	M.Iqbal carridge Factory Islamabad.	Untraced.
19.	FIR No.266 dt 6-8-97	-do-	GTC/7285	Arshad P/967 PD Abbasi Abad RWP.	-do-
20.	FIR No.320 dt 9-9-97	-do-	STE/1950	M.Imran H/19/A St/6 Dhori Hassan RWP.	-do-
21.	FIR No.357 dt 18-X-97	-do-	LCJ/2555	Abdul Khaliq 700 St 72 I/8-3 IBD.	-do-
22.	FIR No.386 dt 7-1-97	-do-	RB/832	Anjum Abbasi 520PD Pandora RWP.	-do-
33.	FIR No.396 dt 15-11-97	-do-	IDH/7507	M.Khaliq Inspector I.B. Islamabad.	-do-
24.	FIR No.398 dt 17-11-97	-do-	IDD/1582	Anwar Ul-Haq 1113 st 26 I/10-4 IBD.	-do-

100. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi**: Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the gvernment to expand the Turbat airport, if so; when?

Minister for Defence: Presently Civil Aviation Authority (CAA) has no plan to expand Turbat Airport.

101. ***Raja Aurangzeb**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the comparative statement of the crimes committed in Islamabad Capital Territory during the last two years with months wise breakup indicating also the crimes covered under local and special laws?

Ch. Shujat Hussain: Details are given in Annexures A,B & C.

Annexure A

POLICE DEPARTMENT.

MONTH-WISE COMPARATIVE STATEMENT OF CRIME FOR THE YEARS 1997 & 1998.

ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY.
ANNEXURE 'A'

S/ No.	OFFENCES:	JANUARY 1997.	1998.	FEBRUARY. 1997.	1998.	MARCH; 1997.	1998.	APRIL. 1997.	1998.	MAY. 1997.	1998.	JUNE. 1997.	1998.	JULY. 1997.	1998.	AUGUST. 1997.	1998.	SEPTEMBER. 1997.	1998.	OCTOBER. 1997.	1998.	NOVEMBER. 1997.	1998.	DECEMBER. 1997.	1998.	TOTAL: 1997.	1998.
1.	Murder;	3	0	5	6	0	7	8	2	4	0	0	4	11	11	3	12	10	11	4	6	4	5	6	4	78	88
2.	Attempted murder:	12	9	6	6	13	11	10	12	12	13	9	11	10	9	9	6	6	3	7	11	10	11	9	6	112	110
3.	Hurt;	9	17	8	11	1	13	10	18	15	16	11	33	32	18	23	11	10	9	10	16	7	11	18	12	175	190
4.	Zina Ordinance;	3	3	1	3	6	5	1	4	4	4	-	0	6	10	7	6	8	7	3	1	3	1	2	4	43	61
5.	Prohibition Ord;	7	6	5	8	11	12	13	23	9	9	10	8	8	10	17	14	14	14	10	11	17	20	10	15	142	145
6.	Fatal Accidents;	6	11	4	9	10	13	7	8	1	10	5	12	9	11	12	7	7	7	13	13	12	6	12	5	96	112
7.	Non Fatal Accident;	12	9	11	10	30	11	9	13	19	16	13	19	16	15	19	5	14	10	36	16	16	12	13	5	164	108
8.	Arms Ordinance;	20	22	13	17	46	19	38	14	14	24	30	14	30	16	36	37	31	18	35	26	26	34	34	33	366	274
9.	Gambling;	-	1	1	-	-	-	1	-	-	-	-	-	1	-	1	1	-	-	-	1	-		1	-	5	5
10.	Cheating;	8	9	8	11	0	17	12	15	11	20	10	14	11	17	11	13	10	18	11	14	9	15	12	65	130	320
11.	Vagrancy Ordinance;	-	-	-		-	-	-		1	-	-	2	2	-	-	-	-	-	-	-	-				3	2
12.	Burglary(Day).	4	5	5	4	5	1	5	3	[illegible]	7	8	4	6	10	9	5	6	4	6	6	14	11	1	6	98	75
13.	Burglary(Night).	2	6	10	6	4	10	0	0	7	8	13	12	8	13	6	25	11	13	9	9	8	33	10	24	93	151
14.	Dacoity;	-	-	1	-	-	-	1	-	1	1	2	1	3	3	1	-	1	-	1	1	1	-	-		10	8
15.	Robbery.	13	8	8	6	10	7	17	11	17	6	17	6	11	15	10	16	11	7	13	8	9	6	5	12	[illegible]	103
16.	General Theft;	31	25	21	23	32	25	21	19	41	35	30	50	50	13	34	40	35	51	33	47	27	46	14	50	390	401
17.	Recovery U/S 411PPC.	1	1	6	3	4	2	6	3	4	1	3	1	2	1	8	3	13	3	2	6	2	1	10	1	58	23
18.	Miscellaneous;	24	31	29	30	30	30	25	41	29	41	33	42	63	50	50	38	38	32	30	27	25	41	23	34	410	431
	Total;	157	176	133	138	212	186	167	193	167	216	231	344	360	259	336	236	220	215	316	332	180	280	160	209	3440	2037

POLICE DEPARTMENT.

ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY.
Annexure B.

COMPARATIVE STATEMENT OF CRIME FOR LAST TWO YEARS 1997,1998.

S/No.	OFFENCES :	YEARS.	REPORTED.	CANCELLED.	UNTRACED.	CHALLNED.	PENDING INVESTIGATION.	CONVICTED.	ACQUITTED.	COMPROMISED.	PENDING IN THE COURTS.
1.	Murder;	1997.	76	1	18	51	8	–	1	6	44
		1998.	88	1	13	42	32	–	–	7	38
2.	Attemted Murder;	1997.	112	14	18	68	12	2	–	20	46
		1998.	110	4	0	70	27	–	..	11	59
3.	Hurt;	1997.	175	14	3	153	5	1	1	43	108
		1998.	180	3	1	141	35	–	1	15	125
4.	Zina Ord;	1997.	43	17	–	21	5	..	1	–	20
		1998.	61	11	–	19	31	–	.	–	19
5.	Prohibtion Ord;	1997.	142	1	..	140	1	33	7	–	100
		1998.	145	–	..	142	3	32	1	..	119
6.	Fatal Accidents;	1997.	96	3	5	85	3	23	2	21	39
		1998.	112	2	7	92	11	–	1	13	79
7.	Non Fatal Accident;	1997	184	3	4	173	4	18	3	15	137
		1998.	168	2	6	129	31	–	–	5	124
8.	Arms Ordi;	1997.	306	3	1	300	2	80	9	–	211
		1998.	274	2	..	269	3	19	1	–	240
9.	Gambling;	1997.	5	..	..	5	–	–	–	..	5
		1998.	3	..	–	3	..	–	–	..	3
10.	Cheating;	1997.	128	16	10	90	12	1	2	1	86
		1998.	220	4	8	82	135	–	1	–	81
12.	Vagrancy Ord;	1997.	3	–	..	3	–	1	–	–	2
		1998.	2	..	.	2	–	1	–	–	1
13.	Burglary (Day).	1997.	68	2	41	25	–	5	1	–	19
		1998.	75	–	34	11	30	1	1	–	9
14.	Burglary (Night).	1997.	92	4	53	33	2	8	4	1	20
		1998.	151	1	59	29	62	7	–	–	22
15.	Dacoity.	1997.	10	–	2	8	–	–	–	..	6
		1998.	8	–	1	4	1	..	..	1	3
16.	Robbery.	1997.	139	6	59	66	8	5	2	2	57
		1998.	103	2	26	33	42	1	1	–	31
17.	General theft;	1997.	380	12	206	148	14	38	3	–	107
		1998.	401	10	137	111	203	17	–	1	63

18.	Recovery U/S 411, IPC	1997.	58	--	--	66	2	18	-	-	38
		1998.	28	--	--	28	-	3	-	-	25
19.	Miscellaneous;	1997.	408	61	14	287	87	18	23	28	231
		1998.	431	37	19	269	84	30	3	6	260
20.	Total;	1997.	2426	157	432	1722	115	251	59	134	1278
		1998.	2027	69	320	1506	732	101	10	58	1337

ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY
Annexure-C

POLICE DEPARTMENT.

CRIME STATEMENT MONTH WISE FOR THE LAST TWO YEARS, 1997 & 1998. SHOWING THE PERSONS ARRESTED IN CRIME.

S/ No.	OFFENCES:		JANUARY.	FEBRUARY.	MARCH.	APRIL.	MAY.	JUNE.	JULY.	AUGUST.	SEPTEMBER.	OCTOBER.	NOVEMBER.	DECEMBER.
1.	Murder;	1997.	–	14	9	8	3	19	15	4	6	5	3	9
		1998.	8	1	3	2	2	6	34	10	21	7	1	5
2.	Attempted Murder.	1997.	29	14	26	27	26	22	37	21	8	22	16	22
		1998.	10	26	10	24	58	33	22	16	0	22	17	19
3.	Hurt;	1997.	29	23	14	21	30	32	60	95	42	33	26	51
		1998.	24	39	49	38	34	64	50	27	22	25	26	16
4.	Property Cases;	1997.	17	19	28	21	40	25	42	92	44	37	30	38
		1998.	12	17	10	35	17	33	54	43	45	32	22	37
5.	Zina Ord;	1997.	7	2	13	2	12	–	12	17	18	2	6	3
		1998.	5	11	9	5	6	18	27	18	19	20	9	4
6.	Prohibition Ord;	1997.	7	6	12	14	11	17	9	28	18	21	23	10
		1998.	6	7	14	20	9	10	20	15	21	13	25	10
7.	Fatal Accident.	1997.	3	3	4	2	–	2	4	2	5	10	6	8
		1998.	4	4	9	3	6	9	4	2	6	6	2	5
8.	NoN Fatal Accident;	1997.	9	9	15	4	10	9	11	10	6	14	6	9
9.	Arms Ord;	1997.	22	17	52	[illegible]	15	34	32	29	24	28	26	21
		1998.	30	17	19	19	34	16	16	38	19	26	37	36
10.	Gambling;	1997.	–	6	–	34	–	–	5	4	–	–	–	8
		1998.	5	–	–	–	–	–	–	6	–	3	–	–
11.	Cheating;	1997.	8	5	13	16	16	23	21	19	17	13	16	20
		1998.	42	19	32	16	21	10	23	17	21	16	27	69
12.	Vagrancy Ord;	1997.	–	–	–	–	1	–	2	–	–	–	–	–
		1998.	–	–	–	–	–	5	–	–	–	–	–	–
13.	Miscellaneous'	1997.	43	44	69	55	63	55	229	238	82	59	50	39
		1998.	66	43	55	135	77	113	121	72	84	69	99	69
	Total;	1997.	184	182	255	224	227	248	490	480	270	273	216	236
		1998.	228	184	248	323	284	359	380	277	278	212	279	279

DETAIL OF PROPERTY CASES:

1.	Bur lary.	1997.	4	8	1	2	-	4	-	9	5	7	3	3
		1998.	4	3	5		3	4	6	9	5	-	3	0
2.	Dacoity.	1997.	-	-	-	3	5	4	3	-	-	-	2	-
		1998.	-	-	-	-	-	3	14	-	-	-	-	-
3.	Robbery.	1997.	4	2	7	4	16	4	8	2	3	11	7	6
		1998.	3	6	-	10	-	6	15	16	4	2	3	10
4.	General theft;	1997.	8	6	15	6	15	9	25	22	17	14	23	6
		1998.	8	5	9	11	13	10	16	20	36	23	15	12
5.	Recovery U/S	1997.	1	6	5	6	4	4	3	9	10	5	3	23
	411,PPC.	1998.	1	3	2	5	1	1	2	4	2	7	1	

RECOVERY COMPARATIVE STATEMENT OF PROPERTY CASES.

S/No.	O FEENCES:	RECOVERIES.	
		1997.	1996.
1.	General theft;	RS. 13706292/-	RS. 11093716/-
2.	Burglary.	1629800/-	RS. 9124162/-
3.	Robbery.	RS. 1520820/44	RS. 14429546/-
4.	Dacoity.	RS. 4415720/-	RS. 2500000/-
5.	Recovery U/S 411 PPC.	RS. 4229600/-	RS. 1860415/-

102. * **Raja Aurangzeb:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the names, place of domicile, qualifications, date of birth and permanent residence of the constables recruited in Islamabad Capital Territory Police during the last two years;

(b) the name of the authority which approved the recruitment of these constables ; and

(c) the criteria adopted for their recruitment?

Ch. Shujat Hussain: (a) During the last 02 years i.e. 1997-98 total 499 constables have been recruited in Capital Territory Police. Details of their names, places of domiciles, qualifications and date of birth etc may please be seen at Annexures-' A' and 'B' respectively.

(b) According to Police Rules, Superintendent of Police is competent for recruitment of constables. However in order to make the process transparent, a recruitment committee comprising of following officers was constituted for the purpose:-

1. SSP/Islanmabad	Chairman
2. SP/HQ: Islamabad	Member
3. Commandant/IRP	Member

On completion of codal formalities, the recommendations of the committee were approved by the Inspector General of Police, Islamabad and subsequently formal appointment orders were issued by the SP/Hqr. Islamabad.

(Annexures have been placed on the table of the House and copies have also been provided to the member)

(i) Wide Publicity was made in the national Daily News-Papers for the recruitment of Constables. A mobile recruitment team headed by the Commandant IRP/Islamabad was also constituted and dispatched to Balochistan and Sindh for recruitment/selection of suitable constables who fulfill the required standard in the year 1998 while recruitment made in 1997 was completed in Police lines, Hqrs. Islamabad.

(ii) The following criteria was determined for recruitment/selection of constables:-

1. Height	5'-8"
2. Chest measurement	33" = 34 1/2"
3. Education	Matric
4. Age	18 to 25 years

5. Physical and Written Test Race of 1 1/2 K.M. in o8 Minutes

103. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state:

(a) the number of cases seized by the Anti Narcotics force in Makran during the last two years; and

(b) the expenditure incurred on the said force during the said period with year- wise break-up?

Ch. Shujat Hussain: During the last two years, the number of cases and the quantity of drugs seized by the Anti Narcotics Force in Makran is as follows:-

1997

No. of Cases 04

Drugs seized	81.500 Khs. of Charas
	05.950 Kgs. of Heroin
1998	
No. of Cases	06
Drugs seized	4.870 Kgs. of Charas
	6.450 Kgs. of Heroin
	0.720 Kgs. of Opium

Approximate Annual Expenditure

1997- Rs.3000.000/-

1998- Rs. 300,000/-

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

6. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number and nature of vacant posts of BPS-17 and above, separately in Registration offices indicating also the qualification required and criteria prescribed for appointment against these posts?

Ch. Shujat Hussain: The number and nature of vacant posts of BPS-17 and above are as under:-

Name of post	No. of sanctioned post	No. of vacant post	Method/Criteria of filling of these posts according to recruitment rules	Qualification for the posts
Law Officer (BPS-17)	1	1	Direct recruitment through FPSC	B.A. LL.B.
Asstt. Director (BPS-17)	251	35	(i) 50% by direct recruitment through FPSC. (ii) 50% by promotion amongst the St. Assistants (BPS-11/14)	— 2nd Class Master's degree in Statistics Demography/Economics/Sociology/Mathmatics/Commerce/Business Administration/Administrative Science/Public Administration Social work/Geography. — 8 years experience in the field of National Registration/Civil Registration.
Dy. Director (BPS-18)	20	4	100% by promotion amongst the Asstt. Director (B-17).	—
Director	10	4	100% by promotion amongst the Dy. Director (BPS-18).	—

7. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number and nature of vacant posts of BPS-17 and above, separately, in Immigration and Passports Offices indicating also the qualification required and criteria prescribed for appointment against these?

(Reply not received.)

8. **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the number and nature of vacant posts of BPS-17 and above in Federal investigation Agency (FIA) indicating also the qualification/criteria prescribed for the said posts, separately?

Ch. Shujat Hussain: At present, seventeen (17) posts of BS-17 and above are vacant in the Federal Investigation Agency, which includes three (3) posts of Assistant Director/Legal (BPS-17) against direct quota. Statement showing qualifications/criteria prescribed for the said posts is Annexed.

S.No.	Name of post.	Vacant	Whether reserved for promotion or direct quota.	Qualification/criteria prescribed for the posts.
1.	Additional Director General (BS-21).	1	promotion.	22 years service in BS-17 and above.
2.	Deputy Director/Investigation (BS-18).	3	-do-	5 years service in BS-17 and above.
3.	Assistant Director/ Investigation(BS-17).	5	-do-	The posts of AD/Investigation falling against promotion quota are filled from amongst Inspector/Investigation(BS-16)serving in FIA on regular basis and having at least 5 years service, on the basis of seniority-cum-fitness.
4.	Assistant Director/Legal (BS-17)	4	-do-	The posts of AD/Legal falling against promotion quota are filled from amongst Inspector/Legal(BS-16) serving in FIA on regular basis and having at least 5 years service on the basis of seniority-cum-fitness.
5.	Assistant Director/Legal	3	Direct.	Qualification - B.A./LL.B.. Experience - 5 years experience in legal practice. Age limit - Maximum 35 years.
6.	Assistant Director/Admn. (BS-17)	1	Promotion.	The posts of AD/Admn falling against promotion quota are filled from amongst Supdts. (BS-16)/Admn. Officer(BS-16) serving in FIA on regular basis and having at least 5 years service, on the basis of seniority-cum-fitness.
	Total:	17		

ISLAMABAD :
The 24th April, 1999.

SAGHIR ASAD HASAN,
Secretary.

PCPPI — 2521(98)Senate—24-4-1999—220.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ پروفیسر ساجد میر صاحب ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 21 اور 23 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی وجوہات کی بناء پر 28 اور 29 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب عباس سرفراز خان صاحب نے ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ 23 اور 28 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سردار سخی جان صاحب علالت کی بناء پر مورخہ 21 اور 23 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ قاضی محمد انور صاحب نے ناگزیر وجوہات کی بناء پر آج مورخہ 28 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ خدائے نور صاحب نے 28 تا 30 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب محمد اسمٰعیل بلیدی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ O.K جناب۔ جی point of order کرنے ہیں یا آج کا agenda

کرنا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دو منٹ۔

جناب چیئرمین۔ O.K. جی آفتاب شیخ صاحب۔

POINTS OF ORDER

i) RE: APPRECIATING KARACHI ADMINISTRATION'S ROLE DURING PUTTING OF FIRE EFFORTS AT HYDRI MARKET AND DEMANDING COMPENSATION TO THE AFFECTEE SHOPKEEPERS IN THE MARKET.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! نو اور دس محرم کی رات کو غالباً بجلی کے شارٹسرکٹ کی وجہ سے کراچی کی حیدری مارکیٹ میں آگ لگ گئی۔ 117 دکانیں جل گئیں پوری مارکیٹ تقریباً جل گئی۔ اس میں کسی کی غلطی نہیں تھی، شارٹ سرکٹ کی وجہ سے یہ دکانیں جلیں۔ اس میں silver lining یہ ہے کہ فائر بریگیڈ کا عملہ اور ڈپٹی کمشنر نے پوری رات کام کیا۔ فلیٹس میں جو families تھیں ان سب کو نکالا ان کو بچایا۔ ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ Deputy Commissioner was there for the whole of the night اور فجر کے وقت اس نے جگہ چھوڑی جب پورا معاملہ control میں آگیا۔ اسی طرح فائر بریگیڈ کے عملے نے بھی پوری اپنی جان لگا کر جو families پھنسی ہوئی تھیں ان کو نکالا لیکن جو نقصان ہوا ہے وہ 117 دکانیں they are wreckaged, totally wreckaged جس میں جیولری کی دکانیں ہیں، جس میں کپڑوں کی دکانیں ہیں مختلف نوعیت کی دکانیں ہیں۔ میں یہ بات جو آپ کے سامنے اٹھا رہا ہوں ایک تو ان دو شعبوں کی کارکردگی کے حوالے سے I want to place it on the record and

دوسری بات یہ ہے کہ حکومت اس حوالے سے فوری امداد کا اعلان کرے۔ ان کو آسان قسطوں پر قرضے دے تاکہ یہ لوگ دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں اور ان قرضوں کی ادائیگی میں ان کو وقت دے تاکہ وہ دوبارہ اپنے کاروبار شروع کرسکیں۔ میرا مطالبہ آپ کے سامنے یہ ہے۔ میں حکومت کی توجہ اس جانب دلانا چاہتا ہوں کہ 117 دکانیں جلنے کا مطلب ہے کہ کئی ہزار افراد اس کے اندر بے روزگار ہوگئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کراچی حیدری مارکیٹ میں جو آگ لگی ہے اس بارے میں وٹو صاحب مہربانی کرکے نوٹ کرلیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہم صرف آسان قسطوں پر قرضے مانگتے ہیں اور ان لوگوں کو کچھ compensation ملنا چاہیئے ۔ اس کے علاوہ یہ دو ادارے جن کا کام A-1 تھا ان کو میں ریکارڈ پر لے آیا ہوں۔ میں نے جو بات اٹھائی ہے اس حوالے سے وزیر صاحب کچھ کہیں گے؟ اگر وزیر صاحب کی کچھ تھوڑی سی توجہ ہو they will pay the amount except that for the time being جو ان کی صورتحال ہو گئی ہے کہ ایک رات میں وہ قلاش ہو گئے۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو قرضہ دینے والے ادارے ہیں وہ اس پر تھوڑی سی توجہ دے دیں اور آپ کی تھوڑی سی توجہ ہو جائے تو ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔ کیا وزیر صاحب مجھے assurance دے رہے ہیں یا نہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جو کچھ آفتاب صاحب نے کہا وہ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اس سلسلے میں، میں متعلقہ وزیر صاحب سے رابطہ کرکے اس بارے میں کارروائی کرنے کی درخواست کروں گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ متعلقہ وزیر کون ہیں؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ وزیر خزانہ اور وزیر داخلہ متعلقہ وزیر ہیں۔ ان سے take up کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب! آپ صوبائی حکومت سے بھی پوچھیں اور فیڈرل گورنمنٹ میں وزیر داخلہ صاحب سے پوچھیں کہ وہ کیا مدد کر سکتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ وزیر صاحب ضروری ہدایات دے سکتے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ ضروری ہدایات دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ سید مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت مشکور ہوں ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ وقفہ سوالات میں نہیں پہنچ سکا کیونکہ راستے میں حادثہ ہوا تھا اور وہاں پر ٹریفک رکی ہوئی تھی ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پچھلی مرتبہ بھی وزیر مواصلات نے اس ایوان میں کہا تھا کہ اسلام آباد پشاور dual carriage way جو بن رہی ہے، اس پر کام ہو رہا ہے۔ وہاں virtually کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ایک تو یہ

بات تھی۔ دوسری بات جناب والا! جو زیادہ اہم ہے یہ ہے کہ مجھے ایک معزز سینیٹر صاحب نے بتایا کہ آج وقفہ سوالات میں منسٹر صاحب نے بتایا کہ کوتل سرنگ، کوہاٹ کا منصوبہ چونکہ feasible نہیں ہے اس لئے اسے ترک کر دیا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے کہ وزیر صاحب نے یہ بات کہی ہے تو اگر پچھلے ریکارڈ کو دیکھا جائے تو تقریباً" ایک یا دو ماہ پہلے وزیر مواصلات نے وعدہ کیا تھا کہ جولائی کے مہینے میں وزیر اعظم صاحب وہاں جائیں گے اور اس منصوبے کا افتتاح کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ یہ مسئلہ تو آج آیا ہی نہیں۔ آپ کو غلط اطلاع ملی ہے۔ کوتل کا ذکر ہی نہیں آیا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! کچھ غلط فہمی ہو رہی ہے۔ آج ریلوے کے بارے میں سوال تھا کہ ریلوے کی لائن feasible نہیں ہے۔

Syed Masood Kausar: I am sorry sir.

Mr. Chairman: Raja Aurangzeb.

ii) RE: UNHEALTHY PRACTICES OF POLICE

راجہ اورنگ زیب۔ جناب والا! اس ایوان کی وساطت سے ایک اہم مسئلہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ آٹھویں محرم کی رات کو ایک ہوٹل کے اندر شراب کباب اور جوا چل رہا تھا۔ رات دو بجے کے قریب "صحافت" اخبار کی ٹیم نے مجھے گھر آ کر جگایا اور اس کی اطلاع دی۔ میں نے ان کی بات سن کر فوری طور پر Assistant Superintendent of Police Islamabad جو اس حلقے کا انچارج تھا، اس کو اور magistrate کو اس واقعہ سے مطلع کیا۔ میری اطلاع کے مطابق انہوں نے میرے اس کہنے کے بعد raid کیا، وہاں سے آدمی پکڑے، کچھ foreigners تھے کچھ پاکستانی تھے۔ وہاں پر پانچ سو روپیہ فی کس ٹکٹ تھا اندر جانے کا اور اس کے بعد جو couples تھے ان کا سات سو روپیہ ٹکٹ تھا۔ سب چیزیں پکڑنے کے باوجود، نیچے تہہ خانے کے اندر سے ان کو بھگایا گیا۔ میری اطلاع کے مطابق پانچ لاکھ روپیہ رشوت لے کر اس کیس کو دبایا گیا۔ میں نے IG Police سے بھی بات کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ہوٹل والے کے خلاف کوئی case register کیا ہے تو مجھے یہ جواب ملا کہ صرف وہاں سے ایک بیرے اور چوکیدار کو پکڑا گیا ہے۔ باقی جتنے آدمی تھے انہوں نے کہا ہے کہ وہ foreigners تھے اور ہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے تھے۔ میں وفاقی وزیر سے یہ پوچھنا چاہوں گا جناب کہ وہ کل

اس ہاؤس کو بتائیں کہ اسلام آباد کیپیٹل کے اندر اس قسم کے واقعات ، محرم کے دن ، جبکہ وہاں سے امامباڑہ اور اس ہوٹل کا درمیانی فاصلہ صرف پچاس گز ہے کہ جہاں یہ واقعہ ہوا اور پولیس نے اس وقت تک کوئی کارروائی نہیں کی ہے۔ یہاں کے local MNA نے بھی اخبارات میں اس کے لئے بیان دیا ہے۔ میں نے بھی statement دی ہے کہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے ، ہوٹل کو seal کیا جائے۔ ہوٹل کے منیجر اور ہوٹل کے مالک کو گرفتار کیا جائے لیکن اب تک اسلام آباد پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

Mr. Chairman: Right. Yes please Iqbal Haider Sahib.

iii) WORKING JOURNALISTS PROTEST AGAINST THE GOVERNMENT AS IT IS HARASSING A JOURNALIST MR.REHMAT SHAH AFRIDI

سید اقبال حیدر۔ جناب! میں آپ کے توسط سے ایک بار پھر حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آج سینٹ کے سامنے ایک بار پھر اس ملک کے تمام اخبارات کے working journalists نے ایک بھر پور مظاہرہ کیا ہے ۔ ہمیں دکھ اور افسوس ہے کہ حکومت مسلسل آزادی صحافت کو تلف کرنے کے لئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے اور ہمارے journalists مسلسل احتجاج کرنے پر مجبور ہیں۔ آج وہ تقریبا" ڈیڑھ دو گھنٹے یہاں پر احتجاج کرتے رہے اور حکومت کے کسی نمائندے نے جا کر ان سے ذرا برابر کسی قسم کی تسلی یا تشفی یا کسی قسم کی ہمدردی تک کا اظہار کرنے کی زحمت نہیں کی۔ اس سے اہم بات ہے کہ رحمت شاہ آفریدی صاحب ایک-----

(interruption)

Mr. Chairman: This matter was raised. There was a walkout. This matter has already been raised and discussed in this House.

سید اقبال حیدر۔ جناب لیکن آج انہوں نے احتجاج کیا ہے ۔ صحافی باہر کھڑے رہے ہیں اس گرمی میں ، انہوں نے آکر یہاں پر حکومت سے احتجاج کیا ہے اور ان پارلیمانی اداروں کے ساتھ جو عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لئے وجود میں لائے گئے ہیں۔ اگر عوام کی شکایتوں پر ہم توجہ نہیں

دیں گے تو ہمارا وجود بے معنی ہوجاتا ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ رحمت شاہ آفریدی کے ساتھ جس طریقے سے حکومت اپنی انتقامی کارروائیوں پر کامیابی سے عمل پیرا ہے اور اسے ذچ پہنچا رہی ہے ' اس کو ہر طرح سے harass کر رہی ہے ' ہر طرح سے اس کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کی جارہی ہیں۔ اس کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس کارروائی کو ہم آزادی صحافت پر ایک اور بھونڈا حملہ تصور کرتے ہیں اور حکومت کو خبر دار کرتے ہیں کہ اس طرح مسلسل پہلے انہوں نے "جنگ" گروپ کے اوپر حملے کئے ۔ اس کے بعد "اوصاف" کے لوگوں کو حراساں کیا گیا۔ اس سے پہلے فرنٹیئر کے ایک اور اخبار پر بھی حملہ ہوا ہے ۔لا تعداد ایسے واقعات ہیں جس سے کہ آزادی صحافت کے داعی اور ہمدردوں کو گہری تشویش ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اس بارے میں ایک policy statement دے ۔ رحمت شاہ آفریدی کے خلاف کیا کیس ہے ؟ کیا محرکات ہیں ان تمام کو ایوان میں پیش کر کے بتائیں کہ کیا جواز ہے اس کی گرفتاری کا اور آیا یہ ایک انتقامی کارروائی ہے کہ نہیں' اس کے بارے میں بات کریں اور journalists کو مطمئن کریں کہ یہ انتقامی کارروائی نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Information

آئیں گے تو پوچھیں گے۔ جی جناب بلیدی صاحب۔

iv) RE: INSTALLATION OF 54 PILLERS FOR ELECTRIFICATION IN SOME VILLAGE ADJACENT TO TURBAT AND BALEEDA.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب میں گوہر ایوب صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اس میں آپ کا ذاتی interest ہے ۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ میرے گاؤں میں بجلی نہیں ہے تو آپ کے ذاتی کہنے پر گوہر ایوب صاحب اور حلیم صاحب نے کہا تھا کہ ہم وہاں آئیں گے ۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ حلیم صدیقی صاحب وہاں ۱۶ فروری کو آئے۔ وہاں جلسے میں انہوں نے اعلان کیا کہ end of April تک تربت سے بلیدہ جو لائن جا رہی ہے اس کو بھی مکمل کریں گے۔ صرف اس کے لئے ۵۴ کھمبوں کی ضرورت ہے اور تین گاؤں میں اپریل کے آخر تک یا مئی کے شروع تک ہم وہاں پر کھمبے نصب کریں گے۔ تو ابھی تک کوئی پراگریس نہیں ہوئی ہے ۔نہ کام شروع ہوا ہے ۔ میں نے اس دن جلسے میں ان سے کہا تھا کہ اگر آپ نہیں کر سکتے تو آپ اعلان نہ کریں۔ تو کل یہ عوام مجھے پکڑ لیں گے۔ بھئی آپ نے اعلان

گے۔بھئی آپ نے اعلان بھی کروایا اور کام بھی ابھی تک شروع نہیں ہے ۔ تو میرا یہ استحقاق بنتا ہے کہ میں یہاں کوئی اعلان کروں ۔ آپ بھی وفاقی منسٹر ہیں اور میں نے آج گوہر ایوب صاحب کو ایک لیٹر بھی دیا ہے اور خوش قسمتی سے صدیقی صاحب بھی موجود ہیں۔تو میں ان سے request کرتا ہوں اور آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے عزت بخشی میرے گھر تک آئے اور یہ میرے لئے بڑا اعزاز ہے۔تو کب آپ وہاں بجلی کا کام شروع کروائیں گے۔آپ کم از کم مجھے کوئی یقین دہانی کروائیں۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی حلیم صدیقی صاحب

can you give us some response on this.

کیپٹن(ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب یہ جو ابھی بلیدی صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔میں چیک کرکے پوری رپورٹ صبح انشاء اللہ ایوان میں دے دوں گا ۔ ان کو ہدایت دے دی تھی۔اگر کسی وجہ سے کوئی delay ہو گئی ہے ۔تو میں کراؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی ان کا کام کروائیں۔ بس جی no more point of order بس جی کافی ہو گیا۔ ایجنڈے پر بھی چلنا ہے ۔اچھا جی پھر فرمائیں جی۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ میرا ایک پرسنل پوائنٹ آف پریویلج ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی اس کے بعد آپ کی باری ہے ۔ ایک منٹ جی میں نے ان کو فلور دے دیا ہے ۔جی جناب حاجی صاحب فرمائیے۔

v) POLLUTING THE NATURAL ENVIRONMENT BY THE FWO AT BARIAN-ABBOTTABAD ROAD PROJECT.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ خودگلیات کا اکثر چکر لگاتے رہتے ہیں۔ ہمارے ایم این ایز اور سینیٹرز بھی جاتے ہیں اور میاں محمد نواز شریف نے باڑیاں ایبٹ آباد روڈ کا جو منصوبہ اس علاقے کے لئے دیا ہے۔ اس علاقے پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔لیکن ایک ایجنسی، فوج والے، FWO والے کام کر رہے ہیں۔ہمارے علاقے، گلیات میں چند ریسٹ ہاؤسز ہیں۔مثلاً چھانگلہ گلی میں ایک ایسا ریسٹ ہاؤس بنا۔جہاں بڑا پرسکون اور پر فضا ماحول ہے ۔ وہاں

ایف ڈبلیو او والوں نے اس کے گراؤنڈ میں بالکل ریسٹ ہاؤس کے دامن میں جہاں tourists کی گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں وہاں پر تارکول کی بھٹی لگائی ہے۔ جہاں وہ گرم ہو گی تو اس پورے پرفضا مقام کو آلودہ کر دے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس ریسٹ ہاؤس کی اصلی پوزیشن کو ختم کر دے گی۔ ہم نے کوشش کی لیکن اس وقت وزیر مواصلات موجود نہیں ہیں۔ جس جگہ انہوں ن نے وہ mixing مشین لگائی ہے۔ ایک تو وہ سڑک سے دوسوگز کے اوپر ہے ۔جہاں پر انہوں نے کرش مشینیں لگائی ہیں۔ وہ بہت بڑی جگہ ہے ۔ پھرآپ اس وقت گلیات میں گئے ہوں گے اور آپ نے دیکھا ہوگا۔ جس بیدردی کے ساتھ انہوں نے بلاسٹنگ کی اورجنگلات کی خوبصورتی کو تباہ کیا۔ اگر وہ تھوڑی سے مہربانی کریں اور باقی ماندہ جنگلات ہیں۔یا وہ سبزہ ہےمشین چلائی تو پورا علاقہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔وزیر مواصلات موجود نہیں ہیں تو میں آپ کی وساطت سے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس علاقے سے وہ کرش مشینیں ہٹائی جائیں۔

جناب چیئرمین۔ گوہر ایوب صاحب FWO کو ڈیفنس منسٹری ڈیل کرتی ہے یا نہیں۔ تو ان کا مسئلہ جو ہے ۔ if you can look into it.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب ! FWO کو یقیناً ڈیفنس ڈیل کرتی ہے لیکن ڈیفنس منسٹر تو پرائم منسٹر ہیں۔سید غوث علی شاہ شاید اس کو ڈیل کرتے ہیں۔مجھے صرف چار سوال کی ذمہ داری ہے۔

Mr. Chairman: However, if you can convey it to the Minister

کہ ان کی جو تشویش ہے۔FWO والے ریسٹ ہاوسز کے قریب یا سڑکوں کے قریب ایسی بات کر رہے ہیں۔جس سے ماحول پر اثر ہو رہا ہے۔ So, if you would kindly look into this matter.

جناب گوہر ایوب خان۔ میں حاجی صاحب سے بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شیخ رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد۔ میں یہ عرض کر رہا تھا۔مجھے ابھی ایک نوٹس ملا ہے ۔ کل صبح ساڑھے دس بجے Standing کمیٹی کی ایک میٹنگ ہوگی۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اس میں جمیل الدین عالی سینیٹر صاحب کے آگے HI (حلال امتیاز) لکھا ہوا ہے۔تو اور بڑے HI اس سینٹ میں موجود ہیں۔ان کے آگے نہیں لکھا جاتا۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ لکھوائیں۔انہوں نے HI لکھوایا ہے ۔ آپ بھی لکھوائیں۔

شیخ رفیق احمد۔ زبردستی لکھوانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بتانا پڑتا ہے۔ پاکستان میں ہر ایک چیز بتانی پڑتی ہے۔

شیخ رفیق احمد۔ قاضی انور بھی ہیں اور بھی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کا بھی لکھوائیں۔اب کافی ہو گیا۔ اب آگے چلیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب ایک میرا چھوٹا سا point ہے۔

جناب چیئرمین: جی جی فرمائیے چھوٹا سا مسئلہ کیا ہے۔

vi) RE: LOCAL PEOPLE BE GIVEN PRIORITY IN THE FEDERAL GOVERNMENT DEPARTMENT.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب اس مسئلے کا محکمہ ٹیلیفون ویسٹرن ٹیلی کمیونیکیشن سے تعلق ہے۔ اس کے چار پانچ سو ملازمین احتجاج پر ہیں اور لاکھوں ٹیلیفون بند ہیں۔ ان کے کچھ چھوٹے چھوٹے مطالبات ہیں بڑے مطالبات نہیں ہیں۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ایک سے پندرہ گریڈ تک کے ملازمین دوسرے صوبوں سے نہ لائے جائیں۔ وہاں کوئی اس وقت بھی ڈیڑھ سو آدمی بلوچستان کے حوالے سے بھرتی ہوئے اور پھر ان کو اپنے اپنے صوبوں میں بھیجا گیا ہے۔ ان کا مطالبہ یہ بھی ہے کہ بلوچستان میں جبکہ بیروزگاری ہے۔ وہاں جناب پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں۔ بی ای الیکٹرانکس بی ای الیکٹریکل ہیں اور بہت سے ہیں۔ تو میرا وزیر مواصلات اور حکومت سے مطالبہ ہے کہ ان کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کریں اور ان کے جائز مطالبات ہیں۔ جس صوبے میں ایک سے پندرہ تک وفاق کی پوسٹیں ہیں اسی صوبے کے لوگوں کو دی جائیں۔ اس طرح سے اگر ان کو دی جائیں تو وہ وہاں کام بھی کر سکیں گے اور مستحق بھی ہیں۔ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔

جناب چیئرمین: حلیم صاحب یہ بھی آپ سے متعلق ہے ناں۔ یہ Communications میں نہیں آتا؟

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: راجہ نادر پرویز صاحب سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین: لیکن آپ بھی تو communications سے متعلق ہیں ناں۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: نہیں جناب میں واٹر اینڈ پاور سے متعلق ہوں۔

جناب چیئرمین، کسی زمانے میں ہوتے تھے۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی ، کسی زمانے میں ایڈیشنل چارج تھا میرے پاس۔

Mr. Chairman : Then may be you can convey this to the concerned Minister and request him to look into the matter.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmed Siddiqui : OK. I will.

Mr. Chairman : Now we move on to the agenda. Item No.3, Zafar Sahib. Not present.

تو کیا کرنا چاہئیے۔

ایک معزز رکن، ڈیفر کریں۔

جناب چیئرمین، ڈیفر جی۔ OK جی۔ This is deferred. ویسے قانون کیا کہتا ہے۔ What does the rule say on this?

Mian Raza Rabbani : Normally deferred sir.

چوہدری محمد انور بھنڈر ، میرے خیال کے مطابق یہ ہے اگر ایک ممبر جو حاضر نہیں ہے اور authorization بھی نہیں ہے تو he should give a fresh notice۔

جناب چیئرمین، کیوں جی۔ چلیں فی الحال defer کرتے ہیں۔ آئندہ کے لیے احتیاط برتیں کہ قانون کو follow کیا جائے۔

Mian Raza Rabbani : Sir, Rules are silent on it and the practice of this has been that the matter has always been deferred.

جناب چیئرمین، راجہ صاحب یہ رول آپ دیکھ کر مجھے بتائیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، ممبر انچارج کی definition دیکھ لیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Incharge means, in the case of a government Bill, a Minister and in any other case, the member who has

introduced a Bill or the member authorized by him in writing to assume charge of the Bill.

Mr. Chairman: No , but, what the rule says , if he is absent what happens to the Bill?

راجہ صاحب آپ دیکھ کے مجھے بتائیں .but today we defer it-

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, the rule insists that there should be authorization in writing.

جناب چیئرمین، تو آئندہ کے لیے ذرا احتیاط کریں جی- .Item No.5-

Ch. Muhammad Anwar Bhinder : If, there is nobody to move the Bill what will you do, sir?

Mr. Chairman : I am sure other countries also will provide guidance on this , so in future we should follow the rules.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder : According to my humble knowledge it is the procedure that then that Bill goes off the agenda.

جناب چیئرمین ، چلیں جی next time we will deal with it strictly according to rules. Item No.5, Syed Iqbal Haider

LEGISLATIVE BUSINESS

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I beg to move for leave to introduce a Bill to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964, [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1999].

جناب چیئرمین، جی کیا ہے- ?What is this Bill about-

Syed Iqbal Haider: You would kindly recall that in 1994 this honourable House had passed a Resolution that all laws which are discriminatory against women should be examined by a Judicial Commission. In pursuance of the Resolution of this House a Judicial Commission of enquiry to examine laws discriminatory against women was constituted and it submitted its report in August 1997.

Sir, this Commission was headed by a Judge of Supreme Court Mr. Justice Nasir Aslam Zahid and it comprised of many prominent jurists, members of Parliament and office bearers of the Human Rights Organisations and it was a unanimous decision, which came in the form of this very valuable report on the laws which are discreminatory against women. Since August, 1997, sir, despite several demands made at different fora, no action has been taken by the Government of Pakistan to implement any of its recommendations. Sir, I invite attention of the Law Minister also, it is his duty that this commission which is headed by the Judge of the Supreme Court and the amendments are non-political in nature, the amendments are aimed at providing equal status, equal rights to women, the amendments are aimed at to facilitate the legal remedies for women, the amendments are aimed to provide expeditious redressal to the grievances of women and this is an issue on which there should be no politics but for reasons best known to the Government which are apparent that they are callously indifferent to the plight of women, they have not taken the trouble of implementing a single recommendation.

So, in view of the recommendations of this inquiry commission sir, I have endeavoured to seek amendment in the Family Courts Act, 1964, primarily with the objective and reasons to allow the enforcement of this Act throughout

Pakistan. Sir, presently the Federal Government has the authority under Section 2 to designate the areas where it will apply which is not fair. It should apply to allover Pakistan. No. 2 objective is to expedite disposal of the family courts cases sir, there is no time period provided. So, I have sought to fix a time period of not 90 days but 120 days which is more reasonable and also the time period of 120 days I am seeking for disposal of appeals as well. There is no time period.

Another objective is, there are certain orders of the family courts which are non appealable sir. What was the order in the previous days if the decree of the family courts is for just Rs. 1000/-, it was non-appealable, that is 1964 law. So, I have raised the ceiling upto Rs. 10000/-, that there should not be appeal against the decree upto Rs. 10000/- in case of *'Mehar'* and in case of maintenance. Presently the provision is that decree of Rs. 25/- for maintenance is non appealable, I am making it upto Rs. 1000/-, that should be non appealable. Presently sir, the family court has no jurisdiction to grant any interim relief. So, this was also one of the recommendations of the commission of inquiry that the family court should also be empowered to grant interim relief. So, I have sought addition of a new section in Family Courts Act to provide for the authority and jurisdiction of the court to grant injunction and interim relief, if the court deems it fit. These are the main purposes and objects of this amendment and I am sure that the Government will not like to oppose such a non political bill which is in the best interest of women of Pakistan.

جناب چیئرمین: جی کون آپ کی جانب سے اس پر بات کرے گا۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, there are certain aspects of the bill which, I think, are laudable. They desire to have expeditious disposal. I have no

objecton to that. It should be encouraged. The power of the court to issue injunction, I think, is laudable, I would support that also. There are certain problems also, for example, the desire that there should be no appeal in amounts lesser than ten thousand rupees or one thousand rupees per month. That would be struck by the Federal Shariat Court's judgement that at least one appeal should be there. I have no objection if the matter referred to the Standing Committee.

Mr. Chairman: OK. So, there being no objection, the leave is granted and the matters stands referred to the Standing Committee concerned.

ٹھیک ہے جی۔ جی اقبال حیدر صاحب پڑھ دیں جی۔

Syed Iqbal Haider: I beg to introduce a bill to amend the West Pakistan Family Courts Act, 1964, [The West Pakistan Family Courts (Amendment) Bill, 1999].

Mr. Chairman: So, the bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned. Next item is 7, Mr. Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I beg to move for leave to introduce a Bill to amend the Dissolution of Muslim Marriages Act, 1939, [The Dissolution of Muslim Marriages (Amendment) Bill, 1999]. Sir, the basic aims and objects are silmilar to what I had earlier stated that this bill aslo amenates from and inspired by the recommendations of the commission of enquiry for women and most of the amendments are those which are suggested by the honourable commission and my endeavour was to provide for a lesser reasonable period instead of period specified under Section 2 of this Act for dissolution of marriages. Second objective is to add two grounds under

Section2 of this Act namely incompatible and separation for a year for dissolution of marriage .In Section 2 sir, the grounds for dissolution of marriage are stated . I am seeking to add two more grounds . One is incompatibility and separation for over a year and there is another which I may read the exact words, " (9) that the husband is tempramentally incompatible and the wife is unable to live with him", that is also one of the grounds and the second new ground that the husband and wife have been separated from each other for over a year and reconciliation efforts have failed . So these are the two additional grounds . Secondly, I have sought to delete the most unreasonable proviso (b) and (c) under the said Section 2 of this Act which gives missing husband additional 6 months period to appear even after the judgement is announced. Sir, these are the few amendments that I have made. It is a non political bill and my humble submission is that the same gesture is extended by the honourable Minister and it may be discussed in the committee.

جناب چیئرمین۔ جی جناب ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! Council of Islamic Ideology نے بھی کوئی 12 recommendations اس قانون کی مزید improvement کے لئے دی ہوئی ہیں اور I will suggest if this bill is also sent to the committee, we can make a compromise bill and bring it .

Mr. Chairman: So, there being no objection, the leave is granted. Item No.8.

Syed Iqbal Haider: Sir I beg to introduce a bill to amend the Dissolution of the Muslim Marriages Act, 1939, [The Dissolution of Muslim Marriages (Amendment) Bill,1999]

Mr. Chairman: The bill stands introduced and referred to the Standing Committee concerned. Item No.9

Syed Iqbal Haider: With your permission sir, I take the proud privilege to move the motion which is supported, if not by all but most of the political parties present here which include Miss Fiza Junejo, Mr. Hussain Shah Rashdi, Ch. Muhammad Anwar Bhinder, Mian Raza Rabbani, Dr. Abdul Hayee Baloch, Dr. Safdar Ali, Mr. Taj Haider, Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Mr. Mushahid Hussain, Mr. Justice (Retd.) Dr. Javid Iqbal, Mr. Habib Jalib Baloch Advocate, Syed Qaim Ali Shah, Mr. Shafqat Mehmood, Ch. Aitzaz Ahsan, Mr. M. Jehangir Badar, Mr. Mustafa Kamal Rizvi, Mr. Ali Nawaz Shah, Mr. Rafiq Ahmed Shaikh, Mr Aftab Ahmed Sheikh, Dr. Jamiluddin Aali, and of course I must add Rafiq Ahmed sahib Hilal-e-Imtiaz

اور ہلال امتیاز پاکستان بھی ہیں اور ان کے لئے ہماری پارٹی کا بھی ایک نشان امتیاز ہے۔ ہمیں ان پر فخر ہے۔

Dr. Jamiluddin Aali Hilal-e-Imtiaz, Mr. Khuda-i-Noor and Mr. Saifullah Khan Paracha to move the following resolution :-

" The House expresses its deep concern over the premeditated brutal murder to Ms. Samia Sarwar in the broad daylight in the office of HRCP & Agha Legal Aid Centre in Lahore, and threats of murder being extended by the murderers to Ms. Asma Jahangir, Chairperson of HRCP and Mrs. Hina Jilani, Chairperson of Agha Legal Aid Centre. This House calls upon the Government:-

(a) To ensure immediate arrest of the muderers of Samia Sarwar who have been identified and named in the FIR;

(b) To ensure expeditious trial of the case and severe exemplary punishment to the murderers;

(c) To ensure due protection to the life and rights of M/S Asma Jahangir and Ms. Hina Jilani as well as all other Human Rights Organizations, their office bearers and activists who are struggling to protect life and rights of women in Pakistan; and

(d) To ensure that the ever so increasing incidents of violence against women are checked and contained in an effective manner and culprits in all cases are arrested promptly and punished expeditiously in accordance with the laws."

جناب چیئرمین۔ جی اس پر میرے خیال میں consensus ہے I don't think any objection کیوں جی راجہ صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں its being supported by him. May I just say few words about

جناب چیئرمین۔ جب consensus لکھا ہوا ہے تو پھر اس پر کیوں وقت لگائیں۔ جی راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! یہ ایک افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اس پر پاکستان کے ہر شہری کو دکھ ہے۔ لیکن اس کی کچھ implications ایسی ہیں کہ یہ واقعہ ہوا ہے ایک province میں اور جن پر الزام ہے وہ belong کرتے ہیں دوسرے province کو۔ میرا یہ خیال تھا کہ اگر Interior Minister آجائیں تو وہ ہاؤس کو یہ brief کر سکیں کہ اس وقت تک اس معاملے میں کیا پیش رفت ہوئی ہے اور اس کی implications کیا ہیں تو بہتر انداز میں اس سلسلے کو لیا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس وقت یہ لائے تھے تو اس resolution میں کچھ چیزیں فالتو بھی تھیں لیکن فضہ جونیجو اور باقی حضرات نے جب یہ کہا کہ یہ ایک ginger issue ہے اور اس پر گورنمنٹ پہلے بھی یہ خواہش رکھتی ہے کہ اس قسم کی چیزیں نہیں ہونی چاہییں اور اس کا تدارک ہونا چاہیئے تو ہم نے

بھی اس پر دستخط کئے اور ہم اس کو support بھی کرتے ہیں ، لیکن میری گزارش یہ ہوگی کہ آج Interior Minister موجود نہیں ہیں اگر وہ تشریف لے آئیں تو ہم progress بھی جاننا چاہیں گے کہ اس معاملے پر کیا ہوا۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میری صرف یہ گزارش ہے کہ میری اطلاعات کے مطابق چوہدری شجاعت حسین صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں ٹھیک ہے۔ میں کل ہی ان سے ملا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ میری ایک اور بھی گزارش ہے کہ ہم چاہیں گے کہ ان کی طرف سے اس پر ہو لیکن یہ resolution پاس ہو جائے اور اس پر briefing جو ہے وہ بعد میں ہو چونکہ ہمیں نہیں معلوم------

جناب چیئرمین۔ سب کی consensus سے ہو جائے تو اچھی بات ہے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب Interior Minister ایک ہفتہ سے نہیں آئے ، آج ان کی business تھی وہ نہیں آئے۔

جناب چیئرمین۔ جی I know he is coming tomorrow آج آنا تھا انہوں نے لیکن آج ان کو سرکاری directions تھیں کہ کوئی ایمبیسی کا function ہے وہاں انہوں نے جانا ہے تو اس لئے انہوں نے معذرت کی تھی۔

سید اقبال حیدر۔ میری بھی یہ خواہش ہے کہ consensus ہو لیکن ابھی date بتا دیں کل پھر لے لیں۔

جناب چیئرمین۔ کیوں جی راجہ صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب Order of the Day پر پھر یہ آئے گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں وزیر داخلہ سے بات کرکے پھر date fix کروں گا۔

سید اقبال حیدر۔ کل نہیں تو پرسوں کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی دیکھیں میری عرض سنیں today is Wednesday ٹھیک ہے جی we just have two working days and we have another private members' day, so Private members' day is two days away کوئی دور نہیں ہے ۔ایسی دقت کوئی نہیں ہے کہ کوئی لمبی بات ہو گی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ایک مرتبہ اس پر consensus ہوجائے تو پھر یہ ضروری نہیں کہ یہ private members day پر ہی ہو اور پھر فرض کیجئیے وزیر داخلہ کل ہاؤس میں ہوتے ہیں یا پرسوں ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ Ok .If you agree ٹھیک ہے ۔اگر آپ کا consensus ہو جائے تو we can take it any time when you agree on a consensus

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ کل اگر آجائیں تو بہتر ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین Presidential Address پر جو resoultion ہے اس کے درمیان میں distrub نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ کا آپس میں consensus ہوجاتا ہے تو آپ جب بتائیں گے کہ اس دن لے لیں' اسی دن لے لیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ Monday کو Private Members' Day ہے۔ اس دن یہ take-up ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔Ok جی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب کیا اس سے یہ باور کیا جائے کہ Monday کو یہ undertaking دے رہے ہیں کہ وزیر داخلہ موجود ہوں گے ۔یا ان کے behalf پر---

Mr. Chairman: I tell you , according to my information the Interior Minister will be here tomorrow.

چوہدری اعتزاز احسن۔ تو پھر کل رکھ لیں' حرج کیا ہے جی کل کا۔

جناب چیئرمین - پہلے اس پر بات کرلیں ، اگر وہ agree کریں تو we will take it up اگر وہ مانتے ہیں۔ ان سے پہلے آپ بات کرلیں۔

چوہدری اعتزاز احسن - یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وزیر داخلہ کل ہوں اور وہ Monday کو نہ ہوں جس دن Private Members' Day ہے۔ یہ بھی امکان ہے۔

جناب چیئرمین - میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ کل بات کرلیں if you agree with him to take up tomorrow,I will take up tomorrow اگر وہ کہیں کہ مجھے دقت ہے then we will take it up as he says.

چوہدری اعتزاز احسن - پھر Monday کو۔

جناب چیئرمین - آپ ان سے بات کرلیں what I am trying to say کہ آپ ان سے بات کرلیں۔ جس پر آپ agree کریں گے میں وہی کروں گا۔

چوہدری اعتزاز احسن - جناب میں آپ کا مدعا اس وقت سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ یہ تو طے ہو گیا ہے Leader of the House صاحب کی جانب سے کہ انہوں نے کچھ فرمانا ہے اس پر اور وزیر پارلیمانی امور فرما رہے ہیں کہ وہ Monday کو فرمائیں گے۔ اگر وہ پہلے اپنا کچھ بیان دینے کو تیار ہوجاتے ہیں تو پھر Saturday or Friday ہو جائے تو کوئی بات نہیں۔ اگر وہ پہلے تیار نہیں ہوتے تو Monday کو ہر صورت میں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین - آپ اس طرح کریں کہ کل ان سے بات کرلیں پھر دیکھ لیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن - جناب ! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ خود وزیر داخلہ یا ان کی جانب سے کوئی ہو وہ statement گورنمنٹ کی آئے گی۔ اگر وزیر داخلہ کو convenient ہے کہ اس سے پہلے ہو جائے تو پھر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ Private Members' Day سے بے شک پہلے آ کر statement دے دیں۔

جناب چیئرمین - جی راجہ صاحب ٹھیک ہے۔ کل ہی کوشش کریں۔

سید اقبال حیدر - جی کل بات کرتے ہیں ان سے۔

جناب چیئرمین - اس پر بات کرنے کی بات ہے اور کچھ نہیں ہے۔ اب میرے خیال میں

جی ربانی صاحب۔ کچھ لوگوں نے، اس میں جانا ہے Russian Speaker کا Dinner ہے

میاں رضا ربانی۔ جناب یہ طے ہوا تھا کہ we will go on some of the Agenda today اور جو آپ نے تھوڑا سا وقت دیا ہے two or three speakers from our side, I would like to complete that.

جناب چیئرمین۔ پھر تو ادھر سے بھی ہونگے during the President's debate also یعنی آپ جب Presidential debate شروع کریں گے تو آپ ہر معاملہ اٹھاسکتے ہیں۔ you can take it up

میاں رضاربانی۔ ہر معاملہ اٹھ سکتا ہے لیکن اس دن آپ نے یہ agree کیا تھا کہ if we are able to do a bit of the Agenda , which we have done , we have still got some time before the-----

جناب چیئرمین ۔ چلیں one speech from this side and one from that side جی راشدی صاحب، جی کونسی گزارش ہے کس کے بارے میں جی جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ اب اتفاق سے اس دفعہ ballot میں آ چکا ہے اور اس پر government views بھی آ چکے ہیں کہ وہ کوسٹل روڈ کی تعمیر کریں گے۔ جناب والا! یہ آئیٹم نمبر 14 ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس کے متعلق اعلان کر لیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب یہ آئیٹم نمبر 14 پر resolution ہے کہ this House recommends that the coastal road from Jewani to Ormara be constructed. اس پر کوئی agreement وغیرہ ہے۔ Who is dealing with it

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب وزراء صاحبان آج کراچی پہنچ گئے ہیں اور وزیر اعظم کی ہدایات کے مطابق انفارمیشن منسٹر، راجہ نادر پرویز وغیرہ آج کراچی گئے ہوئے ہیں اور کل وہ coastal road پر travel کریں گے ۔ اس کے علاوہ عرض یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے حکم دے دیا ہے اور عملدر آمد شروع ہو گیا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ پھر اس کو پاس کروانے میں کیا حرج ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس میں دقت یہ ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب آج نہیں ہیں اور انہوں نے

coastal road پر travel کرنا ہے ۔ آپ میاں صاحب اس طرح کریں کہ سوموار کو وزیر صاحب آئیں ' اگر وہ نہیں آتے تو پھر آپ ان کی جانب سے you will give us a statement

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! ٹھیک ہے ۔ ہم ان کی ساری تجویز کے متعلق جو latest position ہو گی وہ پوری طرح بیان کر دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی پہلی ذمہ داری تو یہ ہے کہ وزیر صاحب کو یہاں موجود رکھیں اگر ایسا نہیں ہوتا.you will make the statement on his behalf

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی میں ان سے درخواست کروں گا کہ ان میں سے کم از کم ایک وزیر یہاں ہو۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جی میرا آئیٹم نمبر 10 ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس میں راجہ صاحب گورنمنٹ نے already کمیٹی بنا دی ہوئی ہے۔

"This House recommends that the salaries of the government employees be increased."

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! اب تو ان کے بچے بھوک سے مر رہے ہیں ' ملازمین اپنے بچوں کو کپڑا بھی خرید کر نہیں دے سکتے۔ اب ان کا بھی کچھ سوچو۔

جناب چیئرمین۔ یہ سفارش ہے اور گورنمنٹ نے پہلے ہی کمیٹی بنا دی ہوئی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں کہتا ہوں وزیر صاحب باہر گئے ہوئے ہیں ' ان کے آنے پر گورنمنٹ کی پوری تفصیل آ جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ تو resolution ہے کہ salary بڑھانی چاہیئے۔ جب گورنمنٹ خود ہی بڑھا رہی ہے تو پھر ان کی آپ resolution مان لیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میرے خیال میں زیادہ اچھی بات ہو گی کہ وہ ساری تفصیل آ جائے گی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ Monday کو بتائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہاں Monday کو لیکن

again I would stress and Mian Sahib I must express my displeasure that many Ministers who had business before the House are not present today and it is really a matter of deep regret. Please ensure their presence.

یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ باوجود میرے کہنے کے اور آپ کی دلچسپی کے وزراء یہاں حاضر نہیں ہوتے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! راجہ صاحب کو وہاں کراچی جانا پڑا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ آتے ہیں، راجہ صاحب آتے ہیں، گوہر ایوب صاحب آتے ہیں، ان سے ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے لیکن آج راجہ نادر پرویز صاحب نہیں آئے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جی وہ گئے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ وہاں گئے ہوں گے۔

This House must take precedence over this and if there is any other business that must take a secondary position. So, please convey it to them and if you can not convince them , tell the Prime Minister

کہ جی اس طرح ہو رہا ہے۔ یہ غلط بات ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ پھر جناب یہ Monday کو بتائیں گے۔

Mr. Chairman: OK. We take it up on Monday.

اچھا کل صبح رکھنا ہے یا شام کو۔ اچھا کل شام کو رکھنا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کل

there will be no points of order. We will start with President's debate, finish on the 7th , time has been fixed.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جی دو تین points of order کی اجازت ہونی چاہیئے۔

Mr. Chairman: No points of order. Please I will make it very clear that once we start the President's debate, there will be only question hour, no points of order, nothing else, we will finish President's debate.

Mian Raza Rabbani: Sir, we will finish the President's debate.

Mr. Chairman: We will have nothing else Mr. Raza Rabbani. I will make it very clear, we will have nothing else, we will finish the President's debate, then we can start again other business. I will not compromise on this. Sorry, I will not. All the issues you can take up during the President's debate.

اس میں لا سکتے ہیں-

Mian Raza Rabbani: Sir, then how can we take them up.

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib, I will express my deep regret to you.

میاں رضا ربانی- ڈبیٹ اسی date پر مکمل کریں گے-

Mr. Chairman: I will not allow it. Please Safdar Sahib listen to me. I will not allow it. You can take up all the issues during the President's Address.

(Interruption)

Mr. Chairman: I am sorry, I will not allow it. We will follow this rule, I will not allow this.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی- جناب ایسا نہیں ہوتا-

جناب چیئرمین- ہوتا ہے یا نہیں ہوتا I will follow the rule جو ہوتا ہے ہو I will
follow the rules, I will not allow it اگر آپ نہیں مانتے I will not allow it, I will go by the
rules, we will finish it and then you can start everything else.. جی جناب راشدی صاحب-

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: اگر کوئی اہم مسئلہ ہو؟

جناب چیئرمین: کوئی اہم مسئلہ ہو تو آپ Presidential address debates میں لا
سکتے ہیں- اپنی تقریر کے دوران ہر مسئلہ کو آپ اٹھا سکتے ہیں- کوئی رکاوٹ نہیں ہے-

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب وقت کی بھی پابندی لگادیں۔

جناب چیئرمین ، وقت ۲۰ سے ۲۵ منٹ تک لیڈروں کے لئے اور ۱۰ منٹ ممبران کے لئے

ہیں اور you can raise any issue that you want during the Presidential address

debate جی جناب راشدی صاحب۔

POINT OF ORDER

RE: GOVERNMENT'S UNWANTED WAY OF GOVERNANCE.

جناب حسین شاہ راشدی، شکریہ جناب چیئرمین!

نظم میخانہ سلامت نیت ساقی بخیر

کھیلنے ہم بھی چلے ہیں آج پیمانوں کے ساتھ

جناب چیئرمین! نکتہ اعتراض ، جس پر ابھی بحث ہو رہی ہے، اس کے دوران جو تقاریر ہوئیں، ان سے آپ کو اور اس ہاؤس کو اور اس ہاؤس کے توسط سے پوری قوم کو پتہ چل گیا ہو گا کہ اس میں پنجاب ہی ہدف تنقید بنا ہوا ہے۔ یہاں جناب مسعود کوثر صاحب نے نہایت جذباتی انداز میں اپنے دل کی بات کی اور اس میں بھی ہدف پنجاب ہے۔ ڈاکٹر صفدر عباسی صاحب نے بھی کہا کہ جس طرف حکومت اس ملک کو لے جا رہی ہے یا جس طرح پنجاب کو بدنام کر رہی ہے تو اس سے فیڈریشن کو خطرہ لاحق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صفدر عباسی کا موقف بھی بالکل صحیح ہے۔ جب یہاں پنجاب کی بات ہو رہی تھی تو جناب چیئرمین آپ نے بھی قدرے جھنجلاہٹ سے پوچھا تھا کہ پنجاب کے کتنے وزیر اعظم بنے ہیں کہ آپ یہ بات کر رہے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستان میں دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ وزیر اعظم کس صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر وہ کسی چھوٹے صوبے سے ہے تو اس وزیر اعظم کے پاس اختیارات نہیں ہوتے۔ اگر وزیر اعظم بڑے صوبے سے تعلق رکھتا ہے تو وہ پھر مطلق العنان حاکم ہے۔ پھر وہ چاہے جمہوری شکل میں آئے، چاہے غاصب کی صورت میں آئے، چاہے وہ آمر کی صورت میں آئے۔

جناب چیئرمین! کہا جاتا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے قتل کیا اور اس وجہ سے ان کو پھانسی کی سزا ہو گئی۔ سندھی تھا اس وجہ سے ان کی یہ کیفیت بنی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو پر الزام ہے کہ انہوں نے کمیشن کھایا ہے اور رشوت لی ہے اور اس لئے ان کو سزا ملی ہے۔ سندھن ہے ان کا تو یہ حشر بننا تھا۔ میں

اس ہاؤس سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد خان جونیجو میں کیا کمی تھی۔ اگر سندھی قاتل ہے تو بھی نکالو۔ اگر راشی ہے تو بھی نکالو اور اگر شریف ہے تب بھی نکالو کہ اتنے شریف کیوں بنے ہو۔ ایک ٹولہ ہے جو ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک پاکستان پر قابض رہا ہے۔ مجھے افسوس یہ ہے کہ وہ پنجاب کو بدنام کر رہا ہے۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے تو پنجاب سے ہمیں بے انتہا محبت ہے، لگاؤ ہے انسیت ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی پنجاب کے مظلوم اور محکوم عوام کو موقعہ ملا ہے اور الیکشن میں کسی قسم کی دھاندلی نہیں ہوئی ہے تو پنجاب کے عوام نے PPP کو نہ صرف ووٹ دیا بلکہ اکثریت دی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پنجاب کے عام لوگ متعصب نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ آپ خود دیکھتے ہیں کہ ہماری پارٹی میں پنجاب سے جو لیڈر ہیں ان میں بھی کوئی تعصب نہیں ہے۔ ہم آپس میں ہم آہنگی کے ساتھ، محبت کے ساتھ اور تعاون کے ساتھ چلتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس مقتدر ایوان میں ہمارے لیڈر بھی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ پنجاب کا جو حاکم طبقہ ہے وہ پنجاب کے عوام پر بھی اتنے ہی مظالم کرتا ہے جتنا کہ دوسروں پر اور بدقسمتی سے ان حکمرانوں کی وجہ سے پنجاب بہت بدنام ہو رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے کو ختم ہونا چاہیئے۔

جناب آمر ضیاء الحق نے نسخہ تجویز کیا کہ اگر سندھی کو مارنا ہے تو پہلے اس کو سندھ سے پنجاب میں لاؤ اور پھر یہاں بقیہ کارروائی کرو کیونکہ ایک بے گناہ سندھی کو یہاں لازماً مجرم ٹھہرا کر سزا دی جائے گی۔ بعینہٖ یہ کیفیت جناب چیئرمین! محترمہ بینظیر بھٹو کے سلسلے میں ہوئی ہے اور میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں جناب وزیر اعظم صاحب اور ان کے وزراء کو کہ مہربانی کرکے آپ ہوش کے ناخن لیں۔ آپ اگر کہیں سے judgement حاصل کرتے ہیں یا judgement آتا بھی ہے تو ثابت یہ ہونا چاہیئے کہ اس میں انصاف ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت position کیا ہے؟ صدر پنجابی، وزیر اعظم پنجابی، وزیر قانون پنجابی، احتساب سیل کا چیئرمین پنجابی، چیف احتساب کمشنر پنجابی، اٹارنی جنرل پنجابی، سرکاری وکلاء پنجابی، احتساب جج پنجابی، گواہ پنجابی، وعدہ معاف گواہ پنجابی۔ اب فرشتوں کی اتنی فوج ظفر موج میں جو اگر ایک بے گناہ پھنسے گا، تو وہ لازماً مجرم ہی ٹھہرے گا اور وہاں سے ان کا مجرم ٹھہرنا اس مجرم کی بے گناہی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ ضیاء صاحب کے زمانے میں بھی یہی کیفیت ہوئی تھی۔ وہ صدر تھے، اب مجھے صحیح یاد نہیں کہ اس وقت شاید آپ وزیر قانون تھے یا راجہ ظفر الحق صاحب تھے۔ مگر تھا کوئی اسی صوبے سے تعلق رکھنے والا۔

جناب چیئرمین: میں وزیر قانون 1986ء میں بنا ہوں۔

جناب حسین شاہ راشدی: معلوم نہیں کون تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا تعلق پنجاب سے ہی تھا۔ آپ تو بعد میں آئے۔ پھر جناب چیئرمین! بجائے حالات سدھارنے کے جناب خالد انور اس پر روشنی ڈالنے لگے کہ انہوں نے یہ سزا کس طرح سے *** کرکے دلوائی۔

جناب چیئرمین: ذرا احتیاط کریں' عدالت کا معاملہ ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ****** کروائی۔

I think, it is a wrong phrase to use. So, this is expunged.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, I withdraw, I withdraw. I don't want any controversy.

میں نہایت نیک نیتی سے اپنے پنجابی بھائیوں کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ وہ جس ڈگر پر جا رہے ہیں' جس نہج پر جا رہے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔ وہ آخر میں چل کر ان کو ہی بدنام کرے گی جو کہ بالکل غلط ہے۔ اور میں آپ کو جناب چیئرمین! اور آپ کے توسط سے جو وزراء یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ سندھ اور چھوٹے صوبوں میں اس سلسلے میں بڑی نفرت غم اور غصہ پیدا ہو رہا ہے' اس چیز کو روکنا چاہیئے۔ اب بھی وقت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اپنے زعم میں وہی کچھ کر گزریں جس طرح آپ نے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کی' آپ نے یہ اعلان کیا کہ ہم بنگالیوں کی نسل ختم کردیں گے۔ آپ نے ان کے 300 intellectuals کو ایک رات میں مار کر mass grave میں پھینک دیا۔ اور اب آپ کی پوزیشن کیا ہے؟ 26 مارچ کو آپ نے ظلم کئے تھے اور 16 دسمبر کو اس نے آزادی حاصل کی۔ ان تواریخ پر آپ یہاں سے خیرسگالی کے پیغامات بھیج رہے ہیں۔ جناب خالد انور نے مسکرا کر' انتہائی طنزیہ انداز میں کہا کہ صاحب ٹھیک ہے Switzerland کے جج تو پنجابی نہیں تھے۔ جناب Switzerland کے جج پنجابی نہیں تھے مگر ان کو جو مواد بھیجا گیا وہ یہاں سے ہی بھیجا گیا تھا۔ اور خالد انور صاحب نے اور اٹارنی جنرل نے بھیجا تھا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کے سربستہ راز آگے چل کر کھلیں گے اور بہت رسوائیاں ہوں گی اور یہ مرحلہ ابھی آنے والا ہے۔ خالد انور صاحب تو نئے نئے سیاست میں آئے ہیں۔ ان کو تو ابھی سیاست کی لو لگی ہی نہیں مگر وہ اپنے اقتدار کے نشے میں ہیں۔ حکومت کے بدلنے کی بات ہے۔ خالد انور صاحب میں وہ تمام تر صلاحیتیں مجھے نظر آرہی ہیں جو ایک وعدہ معاف گواہ میں ہوتی ہیں۔ نواز شریف صاحب جائیں گے تو

*(*** Expunged by order of the Chairman.)*

خالد انور صاحب وہ باتیں کریں گے جو انہوں نے کی بھی نہیں ہیں۔ ایسا آموختہ بولیں گے' اس طریقے سے طوطے کی طرح رٹ لگائیں گے کہ جناب چیئرمین ! آپ بھی حیران ہو جائیں گے۔ جناب اکرم ذکی صاحب کے بھائی کا انتقال ہوا ہے ' مجھے بہت افسوس ہے مگر انہوں نے بھی کہا کہ بھٹو صاحب نے نعرہ لگایا "ادھر ہم ادھر تم" اور آپ پنجاب کے متعلق کہتے ہیں تو آپ تعصب پیدا کر رہے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہم تعصب پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ ہم تو آپ کو بطور بھائی کہتے ہیں ' بطور بڑے بھائی جو ہم نے آپ کے ہاتھوں سہا ہے' انتہائی پیارے انداز میں آپ کو جتانا چاہتے ہیں کہ آئندہ براہ کرم اس سے اجتناب کریں۔ ہم تعصب نہیں پھیلانا چاہتے۔ مگر یہ رویہ قطعی غلط ہے کہ بڑے بھائی کو اگر چھوٹا بھائی کوئی بات کہے تو آپ اس کو فوراً جھاڑ دیں کہ بدتمیزی کی باتیں مت کیا کرو۔ بجائے اس کے کہ سنیں چھوٹا بھائی کیا کہہ رہا ہے اور اس پر غور کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کا ازالہ کیا جائے۔

ابھی میں اندرون سندھ تھا جناب چیئرمین ! پنجاب پر بڑی سخت فرد جرم عائد کی گئی ہے پاکستان کی ابتداء سے لے کر اور وہ پمفلٹ کی صورت میں بٹ رہی ہے۔ اس کے متعلق باقاعدہ لوگوں کو درس دیا جا رہا ہے۔ اس چیز کو روکنا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی پاکستان کو بچانے والی ہے۔ مشرقی پاکستان کو الگ دوسروں نے کیا ہے۔ یہ ذوالفقار علی بھٹو کی ذات تھی جس نے آکر بچے کھچے پاکستان کو بچایا۔ اس کے لئے آپ نے جہاز روم میں بھیجا تھا کہ خدا کے لئے آؤ اور آ کر عنان حکومت سنبھالو۔ یہ ذوالفقار علی بھٹو کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے پاکستان کے 93,000 اسیر رہا کروائے اور 5,000 مربع کلو میٹر سے زیادہ سرزمین جس پر ہندوستان نے قبضہ کر رکھا تھا اس کو چھڑایا۔ ذوالفقار علی بھٹو اور پیپلز پارٹی پاکستان کے بچانے والے ہیں۔ بعینہٖ محترمہ کا یہی نظریہ ہے کہ پاکستان کو بچانا چاہیئے۔ جو بے انصافیاں ہوئی ہیں ان کو درگزر کرنا چاہیئے۔ وہ اقتدار میں آئی تھیں اور جناب چیئرمین ! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر وہ اپنے والد کا مقدمہ دوبارہ سے شروع کرواتیں تو ان کو بہت سے وعدہ معاف گواہ وہیں سے مل جاتے۔ مگر انہوں نے فقط پاکستان کے استحکام کی وجہ سے -----

جناب چیئرمین : راشدی صاحب ! وائنڈ آپ کرلیں۔

جناب حسین شاہ راشدی : اچھا جی ۔ انہوں نے یہ نہیں کیا۔ حالانکہ اپنے والد کی شہادت کے نو برس بعد ہی وہ اقتدار میں آئی تھیں۔ شیخ حسینہ واجد پچیس برس کے بعد آئی ہیں ' انہوں نے اپنے والد کا مقدمہ چلوایا ہے اور لوگوں کو پھانسی دلوائی ہے۔ میں گزارش کروں گا بلکہ بہت اچھا ہو گا اگر لیسین

وٹو صاحب کو میں بتاؤں کہ سندھ میں پنجاب کے متعلق جو کہا جا رہا ہے یا چند سوالات پوچھے جاتے ہیں ، اگر وہ نوٹ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ میں وہ چیزیں نوٹ کر کے آیا ہوں۔

جناب چیئرمین ! لیاقت علی خان کہاں قتل ہوئے ؛ مشتبہ لوگ کہاں کے تھے؛ خواجہ ناظم الدین کو وزارت عظمیٰ سے کس نے برطرف کیا ؛ پہلی آئین ساز اسمبلی کس نے توڑی؛ احتساب کے نام پر پروڈا کس نے نافذ کیا؛ مشرقی پاکستان کی متحدہ محاذ کس نے برطرف کی؛ فضل حق کو غدار پاکستان کس نے ٹھہرایا اور چھ مہینے کے بعد اس کو Interior Minister وفاقی کس نے بنایا؛ One unit scheme کس کے ذہن کی پیداوار تھی؛ کیا One unit کا مقصد یہ نہ تھا کہ مشرقی پاکستان کو اکثریت سے محروم کیا جائے؛ One unit کا Bill دستور ساز اسمبلی میں کس نے پیش کیا؛ One unit کا قیام کس کے دور حکومت میں ہوا؛ جناب خالد انور صاحب کے والد کے دور میں۔ One unit کے قیام سے قبل چھوٹے صوبوں کو یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ دس برس تک کوئی پنجابی وزیراعلیٰ مغربی پاکستان سے نہیں بنے گا۔ مگر قیام کے تین برس بعد ہی نواب مظفر علی قزلباش کو وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان بنایا گیا۔ جناب مظفر علی قزلباش کہاں کے تھے؛ مغربی پاکستان کے پہلے گورنر کون بنے ؛ وہ کہاں کے تھے؛ مغربی پاکستان کے پہلے وزیراعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب کو کس نے قتل کیا اور کس شہر میں؛ نواب امیر احمد خان of Kalabagh کا تعلق کس صوبے سے تھا؛ شیخ مجیب الرحمٰن پر جب اگرتلہ سازش کا مقدمہ بنایا گیا تو یہاں سے جسٹس ایس اے رحمان کو بطور جج اور جناب منظور قادر کو بطور special prosecutor Dhaka بھیجا گیا۔ ان دونوں حضرات کا تعلق کس صوبے سے تھا اور جسٹس رحمان اور جناب منظور قادر کیوں اور کن حالات میں ڈھاکہ سے بھاگ آئے تھے؛ یہاں یہ دیکھیں کہ وہاں بھی prosecutor اور جج بھیجے گئے تو کسی اور صوبے پر اعتماد نہیں تھا جو یہ حضرات پنجاب سے گئے تھے؛ پاکستان میں طویل ترین مارشل لاء لگانے والے جنرل ضیا الحق کا تعلق کس صوبے سے تھا؛ جنرل ضیاء الحق کی قوت کا مرکز کون اور کہاں تھا؛

کس صوبے کی عدالت عالیہ نے شہید ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی کی سزا سنائی؛ پھانسی کی سزا سنانے والے پانچ رکنی bench کے پانچوں جج کہاں کے تھے؛ جس شخص کے قتل کا الزام شہید بھٹو پر لگایا وہ کہاں سے تھا؛ سپریم کورٹ کے جس بنچ نے شہید بھٹو کی اپیل سنی' اس کا سربراہ کون تھا؛ سپریم کورٹ کے جن چار ججوں نے شہید بھٹو کی اپیل مسترد کی ۔ ان سب جج صاحبان کا تعلق کس صوبے سے تھا؛

جناب محمد خان جونیجو کو کس نے برطرف کیا؟ جناب جونیجو کس کے خلاف تحقیقات کروا رہے تھے ۔ جس کی پردہ پوشی کے لئے انہیں نکالا گیا؟ جناب جونیجو سے مسلم لیگ کی صدارت کس نے چھینی اور اس کے بعد مسلم لیگ کا سربراہ کس صوبے سے تھا؟ محمد علی بوگرہ کی دوسری کابینہ میں جنرل محمد ایوب خان اور جنرل سکندر مرزا کو کس نے شامل کیا اور کس مقصد سے؟

1954ء میں دستور ساز اسمبلی کو اس لئے توڑا گیا کہ وہ گورنر جنرل کے اختیارات میں کمی کر رہی تھی۔ اس وقت گورنر جنرل کون تھے اور اس کا تعلق کس صوبے سے تھا؟

یہ چند ایک چیزیں ہیں جو میں نے مختلف مقامات سے سندھ کے لوگوں کی اور چھوٹے صوبوں کی grievances ہیں وہ میں نے بتائی ہیں۔ ورنہ فرد جرم تو میں یقین دلاتا ہوں کہ بہت لمبی ہے۔

جناب ہمارے اوپر آئین کی پابندی ہے کہ ہم عدالت کے کردار کو یا جج کے کردار کو زیر بحث نہ لائیں۔ بالکل ہمیں اس کی عزت ہے اور ہمیں آئین کی پاسداری کرنی چاہیئے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ عدالتوں نے کچھ ایسے فیصلے بھی ضرور کئے ہیں جو اب دیکھا جائے کہ وہ غلط تھے اور اس کے متعلق کتابیں لکھی گئی ہیں اور پاکستان میں جو اس وقت مصیبتیں ہیں ۔ اس میں کچھ contribution ان judgements میں مضمر ہے۔ عدالت بالکل مقدس ادارہ ہے۔ مگر یہ بھی ہمارا فرض بنتا ہے کہ اگر ان سے کوئی کوتاہی سرزد ہوگئی ہو تو ہم اس کی نشان دہی ضرور کروائیں۔ اس مقصد سے نہیں کہ ہم جج صاحبان پر تنقید کرتے ہیں مگر ان کو یہ بتانے کے لئے کہ

کہتی ہے خلق خدا تجھ کو غائبانہ کیا

جناب آپ جسٹس منیر کی judgement کے متعلق کیا کہیں گے جو انہوں نے مولوی تمیز الدین خان کے کیس میں دی تھی؟ آج تک آپ بحیثیت وکیل یا کوئی اور شخص اس judgement کو defend کر سکا ہے، بعد میں جسٹس منیر نے خود تسلیم کیا کہ یہ political judgement تھی۔ جناب بھٹو کے کیس میں جناب انوار الحق صاحب نے judgement دی اور اب اس judgement کی کوئی citation بھی نہیں کرتا۔ خود عدالتیں اس judgement کے ذکر پر اپنی گردنیں نیچی کر لیتی ہیں، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم عدالتوں کو کچھ نہ کہیں۔ ہم انتہائی نیک نیتی سے کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے اب آپ wind up کر لیں۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب I will take two minutes.

جناب والا! دیکھئے کہ یہ کس طرح ہوتا ہے' یہاں جب بھی یہ ذکر ہوتا ہے' اس دن جس طرح ذکی صاحب نے کہا کہ "ادھر ہم اُدھر تم" یہ جملہ بھٹو صاحب نے کہا تھا' اس وجہ سے پاکستان ٹوٹا۔ میں جسٹس منیر کی کتاب "From Jinnah to Zia" جو Vanguard والوں نے چھاپی ہے' کا صفحہ نمبر 92 آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں تا کہ وہ ریکارڈ پر بھی رہے اور یہ جو گھڑی گھڑی الزامات لگتے ہیں ان کا جواب بھی آ جائے کہ بھٹو صاحب پہلے civilian Chief Martial Law Administrator رہے اور انہوں نے ایسٹ پاکستان کو توڑا۔ میری گزارش ہے کہ ایسٹ پاکستان کو توڑنے اور الگ کرنے کے لئے پنجاب میں تحریک تو کب سے شروع ہو چکی تھی۔ جناب میں یہ صفحہ quote کر کے پڑھ رہا ہوں۔

"When in 1962 I joined Ayub's Cabinet for a short time, I found that no constructive work was being done by the Assembly. Everyday was spent in listening to the long speeches of East Pakistan members of exploitation of East Pakistan and the step-motherly treatment of that province.

یعنی جس طرح صوبے اب exploit کر رہے ہیں' اس طرح اس وقت ایسٹ پاکستان تھا۔

"Ayub used to listen these speeches on the radio and was bored with what was happening as none of the Ministers or members of the Assembly, whether from East Pakistan or West Pakistan rose to rebut these allegations."

جو وزیروں کی کیفیت اس وقت ہے' سر یہ بہت اہم ہے'

"I spoke to Ayub and suggested that there could be no fusion, between or common goal between the two provinces and asked him that instead of putting up with this non-sense whether it will not be better to ask East Pakistan to take their affairs in their own hands. He suggested to me that I should talk about it to some influential leaders from East Pakistan. One day, while I was talking to Mr. Ramizuddin, who had been a Minister in

Bengal or East Pakistan, I broached the matter to him. His reply was prompt and straight He asked me, whether I was suggesting secession. I said "yes", or something like it as confederation or more autonomy. He said, look here, we are the majority province and it is for the minority province to secede because we are Pakistan.

یہ confession ہے کہ ایسٹ پاکستان کو الگ کرنے کی suggestion کس کی تھی اور اس شخص کا تعلق کس صوبے سے تھا۔ یہ تمام چیزیں ہیں۔ آج اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ محترمہ disqualification سے مرعوب ہوجائیں گی، وہ جیل جانے سے ڈر جائیں گی تو یہ قطعی نہیں ہو گا۔ پاکستان نے ایسی بہت سی مثالیں دیکھی ہیں جہاں لیڈر disqualify بھی ہوئے اور اس کے بعد وہ دوبارہ آ کر حکومت میں بیٹھے۔ سہروردی کو پاکستان کی Constituent Assembly نے نکال دیا تھا، وہی سہروردی جو غدار تھا، جو ہندوستان کا ایجنٹ تھا، 1949 میں اس کو دستور ساز اسمبلی نے اکثریت سے نکالا تھا، اس کے بعد فضل الحق اکثریت جگتو فرنٹ لے آئی اور وہ وزیراعلیٰ بنے اور اس کو تین ماہ میں dismiss کیا کہ وہ غدار پاکستان ہے، ہندوستان کا ایجنٹ ہے۔ وہی شخص جناب چوہدری محمد علی صاحب کی کابینہ میں ملک کی internal security یعنی وزیر داخلہ بنا۔ جناب خان بہادر کھوڑو کو غلام محمد نے پروڈا کے تحت نکال دیا تھا ایک معمولی الزام پر۔ مگر جب انہیں پھر ضرورت پڑی تو جس دن ان کو انہوں نے چیف منسٹر بنایا تو اسی دن انہوں نے پروڈا کا نا اہلی کا حکم واپس لیا۔ اس طرح کی چیزیں ہوتی رہی ہیں۔ محترمہ سیاستدان ہیں، لوگ اس کے پیچھے ہیں۔ یہ سمجھنا کہ وہ ایک مرتبہ نااہل ہوئی ہیں تو وہ سہم جائیں گی، ڈر جائیں گی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ ساجد میر صاحب۔ اب ایک ہی تقریر ہو سکتی ہے اس کے بعد میرا خیال ہے وقت نہیں ہو گا۔

جناب ساجد میر: شکریہ جناب چیئرمین - جناب اس معاملے میں دو رائے نہیں ہوسکتیں کہ کرپشن ایک کینسر ہے جس نے ہمارے جسد ملی کو، ہمارے ملک کو اخلاقی، سیاسی اور مالی ہر لحاظ سے انتہائی درجے کا نقصان پہنچایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات سے بھی ہم سب اتفاق کریں گے کہ اگر ہم

کرپشن کو روکنا چاہتے ہیں تو نچلی سطح پر کرپشن کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ اوپر کی سطح پر کرپشن کو روکا جائے۔

گزشتہ دور میں بدقسمتی سے انٹرنیشنل کرپشن ریٹنگ میں پاکستان دوسرے نمبر پر تھا اور اس مقام تک ملک کو پہنچانے میں اوپر کی سطح کی کرپشن کا بہت زیادہ دخل ہے۔ میرے خیال میں اس بات سے بھی ہم سب دوست ' اس سائیڈ کے بھی اور اس سائیڈ کے بھی' اتفاق کریں گے کہ عوام' ایک عام پاکستانی ملک سے کرپشن کا خاتمہ چاہتا ہے بالخصوص اوپر کی سطح سے۔

اب کرپشن کے خاتمے کے سلسلے میں اور بالخصوص اوپر کی سطح سے کرپشن کے خاتمے کے سلسلے میں میں سمجھتا ہوں ایک بڑا قدم قانونی طریقے سے اٹھایا گیا ہے۔ سب لوگ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دنیا کے کسی بھی خطے میں' کسی بھی ملک میں وائٹ کالر کرائم کو ثابت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن ہمارے colleague جناب سینیٹر سیف الرحمان صاحب نے ' احتساب کمشنر نے عرق ریزی سے کام لیکر' محنت کر کے اپنے کیس کو پیش کیا اور ثابت کرنے میں کامیاب ہوئے۔ کس کے خلاف ہوا' کس کے خلاف نہیں ہوا یہ ایک الگ بحث ہے لیکن اوپر کی سطح پر کرپشن کے خلاف ایک کیس ثابت ہوا انتہائی عرق ریزی' محنت اور کوشش کے بعد' میں سمجھتا ہوں اصولی طور پر اس بات کو ہم سب کو تحسین کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے' اس کی تائید کرنی چاہیئے' اس کو welcome کرنا چاہیئے کہ ایک ابتداء ہوئی ہے۔ بڑی اچھی ابتداء ہوئی ہے اوپر کی سطح پر کرپشن کو روکنے کے سلسلے میں اور جناب اس قانونی فیصلے کو تبدیل کرانے کے لیے ایک قانونی راستہ موجود ہے' سپریم کورٹ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت موجود ہے۔ اس میں اپیل کی جاسکتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس فیصلے کو تبدیل کر دے۔ میرٹ پر تبدیل کرے' قانونی نکات پر تبدیل کرے' کسی طریقے پر تبدیل کرے۔

اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک قانونی راستہ موجود ہے تو پھر عوامی سطح پر احتجاج کا اس کو رنگ دینا' اسے صوبائی تعصب کی شکل دینا ' اس کا جواز کہاں موجود ہے۔ خاص طور پر مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ میرے انتہائی قابل احترام دوست جناب راشدی صاحب اس معاملے کو خالصتاً ایک صوبائی معاملے کے طور پر پیش کریں گے۔ میں سمجھتا تھا اور اب بھی سمجھتا ہوں کہ وہ قانون دان بھی ہیں' دانشور بھی ہیں۔ اصحاب فہم سے ان کا تعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ ایک قانونی معاملے کو قانونی طور پر لیں گے اور merit پر اس پربات کریں گے۔ لیکن انہوں نے ایک ہی بات کو مختلف انداز میں دہرایا۔ جس کا مجھے افسوس اور رنج ہوا کہ انہوں نے صرف صوبائی تعصب کے رنگ میں بات کی ہے۔ میں جناب ان سے اور ان ساتھیوں سے

سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ پنجابی عوام کا فیصلہ الیکشن میں اگر پی پی کے حق میں ہو تو وہ قابل قبول ہے اور پنجابی جج کا فیصلہ ان کو قابل قبول نہیں۔ کچھ معاملات احتساب کے سلسلے میں سندھ احتساب بنچ کے پاس بھی ہیں۔خدا کرے ان معاملات سے کل اگر بے نظیر بھٹو صاحبہ یا زرداری صاحب بری ہوتے ہیں تو ہم کبھی نہیں کہیں گے کہ جج چونکہ سندھی تھے اس لئے انہوں نے بری کر دیا۔ ہم یہی کہیں گے کہ merit پر کیس ثابت نہیں کئے جا سکے۔یہ طرز گفتگو اور یہ سوچ اور فکر کا انداز کہ جو کچھ ہوتا ہے ، تعصب کی بناء پر ہوتا ہے' پنجاب کی طرف سے ہوتا ہے' یہ مناسب نہیں ہے۔ جناب راشدی صاحب نے لیاقت علی خان کے قتل سے لے کر جونیجو صاحب کی برطرفی اور پتا نہیں کہاں کہاں تک پنجاب کے خلاف ایک لمبا مقدمہ پیش کیا۔

جناب! ہم بھی ایک مقدمہ پیش کر سکتے ہیں' ہم بھی کہہ سکتے کہ بلوچستان کی اسمبلی کو کس نے dissolve کیا ؛ بلوچستان کے خلاف فوج کشی کس کے عہد میں ہوئی ؛ سرحد کی اسمبلی کو کس نے dissolve کیا ؛ جو فوج میں out of turn اور نیچے سے اٹھا کر اوپر بٹھانے کا طریقہ کس نے اختیار کیا؟ لیکن ہم افراد کی بات کریں گے کہ جس فرد نے کیا یہ اس کا قصور تھا۔ ہم اسے سندھ کا رنگ نہیں دیں گے کہ سندھ نے کیا۔ یہ عجیب بات ہے' عجیب ماجرہ ہے کہ افراد کے قصور کو ' جتنا بھی ہے' جہاں بھی ہے' صوبائی رنگ دیا جا رہا ہے۔ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے اگر کوئی غلطی کی تو وہ سندھ کی غلطی تھی۔ بے نظیر بھٹو نے اگر کوئی کی تو وہ سندھ کی غلطی تھی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ سندھ میں پمفلٹ بانٹے جا رہے ہیں اور تعصب پھیل رہا ہے ۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایک حلقے میں اگر یہ غلط سوچ ہے تو راشدی صاحب جیسے ذمہ دار افراد ' دانش مند افراد' قانون جاننے والے افراد کا کام تو یہ ہے کہ اس سوچ کو discourage کریں اور خود اس کے خلاف دلائل دیں کہ جناب افراد کی بات کریں ' آپ صوبے کی بات کیوں کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے کبھی صوبے کی بات نہیں کی کہ کسی کی غلطیاں صوبے کے کھاتے میں ڈالی جائیں ۔ اس کو صوبائی تعصب کی ایک بنیاد بنایا جائے۔یہ طرز فکر آخر یہاں کیوں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ! اس کو صوبائی رنگ دینے کے ساتھ ساتھ دوسری بات' تواتر کے ساتھ اور frequently ہمارے یہ دوست بار بار کر رہے ہیں کہ احتساب یک طرفہ ہو رہا ہے اور صرف اور صرف بےنظیر بھٹو صاحبہ اور زرداری صاحب کا ہو رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حکومتی پارٹی کے بہت سے ارکان کے خلاف بھی احتساب کے cases ہیں' آ رہے ہیں' آئیں گے' موجود ہیں اور چل رہے ہیں لیکن ان کا اصل مقصد کہنے کا یہ ہوتا ہے کہ نواز شریف کا احتساب نہیں ہوا تو بے نظیر بھٹو کا اور زرداری کا کیوں

ہوا۔ باقیساری باتیں برائے وزن بحث ہیں۔ اصل مقصد یہ ہے کہ نواز شریف کا احتساب کیوں نہیں ہوا۔ جناب! اس سلسلے میں یہ الزام نہ نواز شریف کو دیں ' نہ احتساب بیورو کو دیں' نہ احتساب ایکٹ کو دیں۔ یہ الزام دیں اپنی پیپلز پارٹی کی حکومت کی نااہلی کو اور اس کی احتساب مشینری کی نااہلی کو کہ وہ اپنے عہد میں کوئی case ثابت نہیں کر سکی۔ دو اڑھائی برس تک مسلسل انہوں نے کوشش کی جناب نواز شریف محترم کو پکڑا' ان کے بھائی کو پکڑا جو آج پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ محترم نواز شریف کے خلاف ڈیڑھ سو کے قریب cases بنائے۔ اب ثابت نہیں کر سکے تو اس میں کس کا قصور ہے ؟ قصور تو ان کا ہے' cases انہوں نے بنائے جو corruption انہوں نے ثابت کرنے کی کوشش کی' چوہدری شجاعت کے خلاف' کسی کے خلاف یہ نہیں ثابت کر سکے تو کس کو blame کریں' اپنے آپ کو blame کریں' اپنی احتساب مشینری کو blame کریں۔

یک طرفہ احتساب کے سلسلے میں آپ سینٹ کا ان کے عہد کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں' مجھے یاد ہے کم از کم' میں کہہ سکتا ہوں جناب نصیر اللہ بابر اس زمانے میں وزیر داخلہ تھے اور جیسا کہ یہ دوست بار بار دہراتے ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ کابینہ کی joint responsibility ہوتی ہے۔ وہ ایک طرف سے کابینہ کی ترجمانی کرتے ہوئے' یہ سب دوست بیٹھے ہوتے تھے' رضا ربانی' راشدی صاحب' اقبال حیدر صاحب' سب دوست موجود ہوتے تھے ' ان کی موجودگی میں میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے خیال میں کم از کم چھ مرتبہ یا اس سے زیادہ جب بھی بات ہوتی تھی' جب بھی احتجاج ہوتا تھا کہ چوہدری شجاعت صاحب کو پکڑا' نواز شریف کے خلاف cases ہیں' ان کے والد کے خلاف ہیں۔ ایسی کوئی بات ہوتی تھی تو ہمیشہ وہ کہتے تھے ' ان کا ایک ہی جواب ہوتا تھا' صفائی سے وہ کہتے تھے کہ ٹھیک ہے جناب اپنے عہد میں' اپنے دور میں ہم ان کا احتساب کریں گے۔ جب آپ کا دور آئے بے شک آپ ہمارا احتساب کریں۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں کم از کم یہ فقرہ چھ دفعہ آپ کو ملے گا ۔ اب گلہ کس بات کا' شکایت کس بات کی۔ وہی ہو رہا ہے جو جناب نصیر اللہ بابر صاحب نے کہا ہے۔ جس کا وہ کہتے رہے اور یہ لوگ سنتے رہے ۔ اس میں ان کا اتفاق شامل تھا۔ اس میں ان کی چشم پوشی شامل تھی۔ ان کے کہنے پر کہ انہوں نے صاف لفظ کہا کہ ہم تو جناب احتساب کریں گے جن کا ہم کر سکتے ہیں۔ آپ آئیں آپ ہمارا کر لیں۔ وہی کچھ ہو رہا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مبارک اور بڑی اچھی ابتداء ہے۔ ٹھیک ہے کل پھر دور بدلے گا' پھر کوئی اور آئے گا۔ پہلی کوشش ہو گئی' نواز شریف کے احتساب کی' اس کے بعد مزید کوشش کی جائے۔ اس دور کو بھی کھنگالا جائے' اس سے پہلے ادوار کو بھی کھنگالا جائے' جو کچھ نکل سکتا ہے نکالا

جائے۔ احتساب ایکٹ کو بدلا جائے، جو نئی گورنمنٹ آئے گی وہ اپنے طور پر احتساب کو چلائے لیکن جتنا احتساب ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اس سے پہلے احتساب کی قطعاً کوئی روایت نہیں ہے اور جس میں لوگ چاہتے تھے کہ احتساب ہو یہ ایک بڑی اچھی ابتدا ہوئی ہے اور یہ تو آج بھی کہہ رہے ہے کہ اس کیس کے فیصلے سے پہلے بےنظیر بھٹو صاحبہ نے کہا کہ نواز شریف کو پتہ نہیں وہ ایک سازش کا شکار ہو رہا ہے اور اگر آج میرے خلاف فیصلہ ہے تو کل اس کے خلاف آئے گا۔ عوام کا کینسرن نہیں ہے کہ کس کے خلاف فیصلہ آتا ہے عوام کا کنسرن یہ ہے کہ کرپشن ختم ہونی چاہیئے اور کرپشن کے جو ذمہ دار ہیں ان کو کڑی سزا ملنی چاہیئے اور جو دولت وہ لوٹ کر پاکستان سے باہر لے کر گئے ہیں، کون ہیں، اس سے عوام کو کوئی غرض نہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ملک کی دولت واپس آئے اور کرپٹ لوگوں کو سزا ملے۔ اور اس کی بڑی اچھی ابتدا ہوئی ہے سب کو اسے welcome کرنا چاہیئے۔ اگر اس میں کوئی خامی ہے تو اس کو قانونی طور پر دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اسے صوبائی تعصب کو بڑھانے اور پھیلانے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ اس کو عوامی احتجاج کا رنگ نہیں دینا چاہیئے۔ یہ عدالتوں کی انتہائی درجے کی توہین ہے جو ان لوگوں نے اس کیس کے دوران کی ہے اور اس کے بعد کی ہے۔

پیپلز پارٹی وہ پارٹی ہے میں معذرت سے عرض کروں گا کہ جس کے اندر جتنا زیادہ کوئی قصور ہوتا ہے اتنا زیادہ وہ اسے دوسروں پر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں کہ وہ

اپنی منجی ہیٹھاں ڈانگ نہیں پھیر دے،

اپنے آپ کو نہیں دیکھتے اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے اور دوسرے کو فوراً blame کرتے ہیں۔ اب اسی سلسلے میں انہوں نے تواتر کے ساتھ کہا ہے کہ فلاں کرپٹ ہے، فلاں کرپٹ ہے، دوسرا کرپٹ ہے، آپ اپنی بات کریں۔ آپ صاف انداز میں کہیں کہ ہم نے کرپشن نہیں کی۔ اور پھر کہیں کہ اگر ہمارے ذمے کوئی اکاؤنٹس لگائے جاتے ہیں جیسا کہ خالد انور صاحب نے اس روز ایک پیشکش کی تھی اس کو کیوں قبول نہیں کرتے کہ ٹھیک ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم نے کرپشن نہیں کی۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم نے کرپشن کے ذریعے یہ یہ مال بنایا اور سوئس بینکوں میں جمع کرایا۔ ہم لکھ کر دیتے ہیں قانونی طریقے سے ان بینکوں کو لکھ کر دیتے ہیں کہ ان تمام اکاؤنٹس کو حکومت پاکستان کے اکاؤنٹ میں transfer کر دیا جائے۔ بات کو ختم کریں اور بات کو احتساب کی طرف چلنے دیں اس میں صوبائی تعصب کا اور عوامی احتجاج کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے قانونی راستہ اختیار کریں۔ یہی میری گزارشات ہیں بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب آپ پانچ منٹ تقریر کرلیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! بعض حضرات کو آدھا آدھا گھنٹہ تقریر کا موقع دیا گیا ہے مجھے بھی اتنا ہی وقت دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کوئی general debate نہیں ہے۔ یہ مسئلہ point of order پر اٹھایا گیا ہے۔ ان کی پارٹی کے سربراہ کا مسئلہ تھا لیکن میں صرف آپ کی خاطر، آپ کے احترام میں آپ کو پانچ منٹ دینے کو تیار ہوں۔ اگر آپ منظور کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں ایوان کو ایڈجرن کرتا ہوں۔ کوئی حق نہیں بنتا کیونکہ یہ مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھایا ان کے سربراہ کا معاملہ تھا تو میں نے کہا ٹھیک ہے۔ یہ جنرل ڈیبیٹ نہیں اگر آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں تو پانچ منٹ آپ کو دیتا ہوں اور پانچ منٹ ان کو دیتا ہوں۔ اگر آپ احتساب کے مسئلے پر زیادہ تفصیل سے بات کرنا چاہتے ہیں تو کل بحث شروع ہوگی اس میں کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ آپ مجھے پھر ایک گھنٹہ دیں۔

جناب چیئرمین۔ پچیس منٹ آپ کو دوں گا۔ پچیس منٹ بہت ہوتے ہیں اگر آپ اپنے آپ کو repeat نہ کریں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: OK. The House is then adjourned to meet again tomorrow at 5 p.m.

اور کل کے لئے میری درخواست ہوگی کہ مہربانی کرکے اپنے نام دے دیں ایک فہرست دے دیں تاکہ ترتیب سے بلائے جا سکیں اور orderly طریقے سے ہو and I request you again for your coperation تاکہ یہ مرحلہ آسانی سے چلایا جا سکے۔

(The House was then adjourned to meet again on 29th April, 1999 at 5.p.m.)